www.zumzum.com/khatme-nubuwwat

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۷ تا ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۶ فروری تا ۴ مارچ ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۴۰

طالبان اللہ کے سپاہی

مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالکریم قریشی کا سانحہ ارتحال

قادیانیت انگریز کا خودکاشتہ پودا

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے یادگاری ٹکٹ

محکمۂ ڈاک کی حیرت ناک جسارت

الحمدللہ! ربوہ کا نام چناب نگر...... پنجاب حکومت کا اہم کارنامہ

قیمت: ۵ روپے

قرآنی آیات والی کتاب کو بغیر وضو ہاتھ لگانا:

س:...... کسی ڈائجسٹ میں قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ لکھا ہوتا ہے' براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیا اسے بغیر وضو مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟ اسی طرح کچھ اور کتابیں یا اخبار جن میں قرآنی آیات یا صرف ان کا ترجمہ احادیث نبوی ﷺ یا ان کا ترجمہ تحریر ہوتا ہے۔ وضو کے بغیر پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

ج:...... دینی کتابیں جن میں آیات شریفہ درج ہوں' ان کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے' مگر آیات شریفہ کی جگہ ہاتھ نہ لگایا جائے۔

نابالغ بچے قرآن کریم کو بلاوضو چھو سکتے ہیں؟

س:...... چھوٹے بچے بچیاں مسجد مدرسے میں قرآن پڑھتے ہیں۔ پیشاب کرکے بلاوضو قرآن چھوتے ہیں' معلم کا کہنا ہے کہ جب تک بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی' تب تک وہ بلاوضو قرآن چھو سکتا ہے۔ چار پانچ سال کے اکثر بچے بار بار پیشاب کو جاتے ہیں ریاح آتی رہتی ہے ان کے لئے ہر دس پندرہ منٹ پر وضو کرنا بہت مشکل کام ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتنی عمر کے بچے بلاوضو قرآن چھو سکتے ہیں؟

ج:...... چھوٹے نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں' ان کا بلاوضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا درست ہے۔

قرآن مجید اگر پہلے نہیں پڑھا تو اب بھی پڑھ سکتے ہیں:

س:...... قرآن کریم کو عربی زبان میں پڑھ کر ہی ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے یا کہ اردو زبان میں ترجمہ پڑھ کر بھی ثواب حاصل ہوگا؟ کیونکہ مجھے عربی نہیں آتی۔

ج:...... قرآن عربی میں ہے اردو میں تو اس کا ترجمہ ہوگا اور اس کا ثواب قرآن کی تلاوت کا ثواب نہیں۔ آپ نے اگر قرآن مجید نہیں پڑھا تو اب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دل لگے یا نہ لگے قرآن شریف پڑھتے رہنا چاہئے:

س:...... میں قرآن شریف کی تعلیم حاصل کررہا ہوں اللہ کا شکر ہے میں اب تک ۱۹ پارے پڑھ چکا ہوں اور اب پڑھنے میں دل نہیں لگ رہا ہے۔ آپ کوئی وظیفہ تحریر کردیں آپ کی مہربانی ہوگی جس پر عمل کرنے سے تعلیم حاصل کرنے کو میرا دل لگ جائے نماز دعا کے بعد دعا کرتا ہوں کہ اے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

ج:...... بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ دل لگے یا نہ لگے وہ ضرور کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دوائی پینے کو دل نہیں چاہتا' مگر صحت کے خیال سے پی جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی باطنی صحت کے لئے ہے' خواہ دل لگے یا نہ لگے پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ دل بھی لگنے لگے گا۔

مسجد میں تلاوت قرآن کے آداب:

س:...... مسجد میں جب اور لوگ بھی نماز و تسبیح میں مشغول ہوں تو کیا تلاوت باآواز بلند جائز ہے؟

ج:...... اتنی بلند آواز سے تلاوت کرنا جائز نہیں جس سے کسی کی نماز میں خلل پڑے۔

سفر حج میں بھی عورتوں کیلئے پردہ ضروری ہے:

س:...... اکثر دیکھا گیا ہے کہ سفر حج میں چالیس حاجیوں کا ایک گروپ ہوتا ہے جس میں محرم اور نامحرم سب ہوتے ہیں' ایسے مبارک سفر میں بے پردہ عورتوں کو تو چھوڑیئے باپردہ عورتوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ پردہ کا بالکل اہتمام نہیں کرتیں۔ جب ان سے پردہ کا کہا جاتا ہے تو اس پر جواب یہ دیتی ہیں کہ اس مبارک سفر میں پردہ کی ضرورت نہیں اور مجبوری بھی ہے اس کے ساتھ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ حرم میں عورتیں نماز و طواف کے لئے باریک کپڑا پہن کر تشریف لاتی ہیں اور ان کا یہ حال ہوتا ہے کہ خوب آدمیوں کے ہجوم میں طواف کرتی ہیں اور اسی طرح حجر اسود کے بوسہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا ایسی مجبوری کی حالت میں شریعت کے یہاں پردہ میں کوئی رعایت ہے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ ایسے مبارک سفر میں حرام سے بچے تاکہ حج مقبول ہو اس طرح کے کپڑے پہن کر طواف و نماز وغیرہ کے لئے آنا شریعت میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟

ج:...... احرام کی حالت میں عورت کو حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرے کو نہ لگے لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہو نامحرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور جب احرام نہ ہو تو چہرہ کو ڈھکنا لازم ہے۔ یہ غلط ہے کہ مکہ مکرمہ میں یا سفر حج میں پردہ ضروری نہیں' عورت کا باریک کپڑا پہن کر (جس میں سے سر کے بال جھلکتے ہوں) نماز اور طواف کے لئے آنا حرام ہے اور ایسے کپڑے میں ان کی نماز بھی نہیں ہوتی' طواف میں عورتوں کو چاہئے کہ مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں اور حجر اسود کا بوسہ لینے کی بھی کوشش نہ کریں۔ ورنہ گناہگار ہوں گی اور "نیکی برباد گناہ لازم" کا مضمون صادق آئے گا' عورتوں کو چاہئے کہ حج کے دوران بھی نمازیں اپنے گھر پر پڑھیں' گھر پر نماز پڑھنے سے پورا ثواب ملے گا ان کا گھر پر نماز پڑھنا حرم شریف میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور طواف کے لئے رات کو جائیں اس وقت رش نسبتاً کم ہوتا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۷ تا ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۶ فروری تا ۴ مارچ ۹۹ | شمارہ ۴۰

بہ یاد

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ
☆ مفتی احسان احمد شجاع آبادی ؒ
☆مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆ مولانا لال حسین اختر ؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ
☆مولانا محمد حیات ؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھری ؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائیٹل ڈیزائن: خرم
کمپوزنگ: فیصل عرفان

اس شمارے میں

☆ الحمد للہ اردو کا نام چناب نگر ..... پنجاب حکومت کا اہم کارنامہ	(اداریہ)	4
☆ انگریز کا خود کاشتہ پودا	(پروفیسر عبدالماجد)	6
☆ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کیلئے یادگاری ٹکٹ!	(مولانا محمد ازہر)	11
☆ حضرت مولانا عبدالکریم قریشی کا سانحہ ارتحال	(مولانا اللہ وسایا)	15
☆ طالبان اللہ کے سپاہی	(حاجی محمد عدنان)	19
☆ خبروں کے جہاں!	(خواجہ عطاء المومن)	21
☆ صلہ رحمی باہمی تعلق و محبت ادائے حقوق کی اہمیت و فضیلت	(مولانا حکیم سید عبدالحی)	22
☆ اخبار ختم نبوت		25

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۰ روپے سہ ماہی: ۷۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON, SW9, 9HZ, U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ! ربوہ کا نام چناب نگر .... پنجاب حکومت کا اہم کارنامہ

معاصر اخبار کی رپورٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ اور گورنر کی جانب سے "نواں قادیان" نام کا سرکلر منسوخ کر کے تمام مکاتب فکر کے مشورے سے متفقہ طور پر "چناب نگر" نام کی تجویز منظور کی گئی اور اب ربوہ کا نام "چناب نگر" ہوگا۔ وزیر اعلیٰ کے اس فیصلے سے تمام مسلمانوں کے دل خوشی سے جھوم گئے اور ہر مسلمان نے وزیر اعلیٰ اور حکومت پنجاب کے اس اقدام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس کو مسلمانوں کے اطمینان کا باعث قرار دیا اور اس مبارک اقدام پر وزیر اعلیٰ خصوصی طور پر اور تمام پنجاب حکومت کے ارکان اور وزیر اعلیٰ شہباز شریف خصوصی طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے جرأت مندانہ اقدام کر کے مسلمانوں کے دل موہ لئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ اپنی عقیدت اور وابستگی کا ثبوت دیا ہے امید ہے کہ ان کا یہ عمل اور یہ اقدام قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث ہوگا۔

گزشتہ پچاس سال سے قیام پاکستان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے یہ مطالبہ کیا جاتا رہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۵۳ء کے بعد اس مشن کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کیا اور اس جماعت کا مطمع نظر صرف یہی رہا کہ کسی طرح قادیانیوں کے دجل و فریب اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں کا سدباب کیا جائے اس کے لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ' قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ختم نبوت کے علماء' مدارس دینیہ' جمعیت علماء اسلام سے وابستہ علماء کرام نے ایک ایک گاؤں ایک ایک شہر جا کر مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا لیکن حکومت کا رویہ ہمیشہ معاندانہ رہا امریکہ اور یورپ کی خوشنودی کے لئے حکومت نے کبھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ مقدمات اور جیل آئے دن علماء کرام کا مقدر بن گئے۔ خواجہ ناظم الدین نے ۵۳ء میں ہزاروں مسلمانوں کو شہید کروایا لاکھوں علماء کرام اور جاں نثاران ختم نبوت کو جیلوں میں ٹھونس دیا لیکن سر ظفر اللہ قادیانی کو نکالنے' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ پورا نہیں کیا۔ ۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا لیکن اس سے قبل کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو سب سے پہلے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ بہر حال اس وقت بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مطالبہ کیا کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کیا جائے لیکن اس وقت بھی ربوہ شہر کا نام تبدیل نہیں کیا گیا۔ قادیانی اس نام کو قرآن مجید کی طرف منسوب کرتے رہے تاآنکہ دو تین ماہ قبل پنجاب اسمبلی نے ربوہ نام تبدیل کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر کے امت مسلمہ کے مسلمانوں کو عموماً اور مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ لوگوں کے دل موہ لئے اور ان سطور کے ذریعہ اور کانفرنسوں کے ذریعہ جس میں تحفظ ختم نبوت نے پنجاب اسمبلی کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ بد قسمتی کہئے یا اختیاری غلطی۔ بعض اراکین اسمبلی کے مشورے سے ربوہ کے بجائے "نواں قادیان" نام تجویز کیا گیا' جس پر مرزا طاہر اور قادیانی گروہ بغلیں بجانے لگے اور اپنے خلیفہ ثانی کی اکھنڈ بھارت کی پیشن گوئی سے ملانے لگے۔ مرزا بشیر الدین نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ عنقریب پاکستان ختم ہوگا اور اکھنڈ بھارت بنے گا اور ہمیں قادیان مقدس شہر دوبارہ مل جائے گا۔ اس بنا پر قادیانی ربوہ کے قبرستان میں لاشیں بھی امانتاً دفن کرتے تھے۔ "نواں قادیان" کے نام سے وہ کہنے لگے کہ مرزا بشیر الدین کی بشارت پوری ہوئی اور ہمیں قادیان مل گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قرارداد کی منظوری کے فوراً بعد "نواں قادیان" کی مخالفت کی اور کئی اداریئے تحریر کئے کہ اس نام کی وجہ سے قادیانی اس شہر کو مقدس شہر قرار دے کر نعوذ باللہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ سے افضل قرار دیں گے اس لئے چک ڈھکیاں یا چناب نگر رکھ دیا جائے۔ اس سلسلے میں صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ صاحب سے مفتی نظام الدین شامزئی نے ملاقات کی اور پروفیسر عبدالسلام کے ٹکٹ ضبط کرنے' مجیب الرحمٰن کو احتسابی سیل کے وکیل کے عہدہ سے خارج کرنے اور ربوہ نام کو "چناب نگر" رکھنے کی اپیل کی گئی۔ بعد ازاں وزیر اعظم نواز شریف تک یہ مطالبہ پہنچانے کے لئے ان کے داماد جناب کیپٹن صفدر سے ملاقات کی ان کو تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس طرح وزیر اعلیٰ' وزیر اعلیٰ پنجاب کو خطوط لکھے گئے' جب گورنر کی جانب سے نوٹیفکیشن جاری ہوا کہ اب ربوہ کا نام "نواں قادیان" ہوگا تو پھر ہفت روزہ "ختم نبوت" میں اداریئے لکھے گئے۔ دوبارہ صدر پاکستان اور وزیر اعظم سے رجوع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کی برکت کہ بالآخر پنجاب حکومت نے مسلمانوں کی لاج رکھ لی اور حقائق کو پیش نظر رکھ کر ربوہ کا نام "چناب نگر" رکھ دیا۔ پنجاب اسمبلی کا ایک ایک رکن' پنجاب حکومت کا ایک ایک فرد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ایک فرد خاص کر امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد صاحب' امیر دوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' رکن پنجاب اسمبلی مولانا منظور احمد مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان حضرات نے عقیدۂ ختم نبوت کی بالاتری کے لئے جدوجہد کی اور قادیانیت کی سازشوں کو بے نقاب کیا انشاء اللہ العزیز یہ عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا باعث بنے گا۔ ہمیں امید ہے کہ پنجاب حکومت اس نام کی خاطر خوب تشہیر کرے گی۔ ہم اس موقع پر حکومت پنجاب کی توجہ ایک اور اہم مسئلہ کی طرف دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ چناب نگر کے گلی کوچوں اور پنجاب کے بعض

علاقوں میں قادیانیوں نے اپنی آبادیوں میں اور اپنی عبادت گاہوں میں کلمہ طیبہ اور قرآن مجید کی آیات تحریر کی ہوئی ہیں جو کہ دفعہ ۲۹۵-اے'۲۹۵-سی کے تحت توہین رسالت اور توہین قرآن کریم کے تحت جرم میں داخل ہیں۔ ان قرآنی آیات کو ہٹواکر قرآن کریم کی تحریف اور توہین اور کلمہ طیبہ کی تحریف سے مسلمانوں کو نجات دلائی جائے تاکہ مسلمانوں کا اضطراب ختم ہو۔ اسی طرح ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض حساس اور اہم مقامات پر قادیانیوں کو اہم جگہ پر تعینات کیا گیا ان کو بھی برطرف کیا جائے اسی طرح پروفیسر عبدالسلام کے یادگاری ٹکٹ کو ضبط کرکے ضائع کردیا جائے۔ ہم دوبارہ پنجاب اسمبلی' پنجاب حکومت' وزیر اعلیٰ پنجاب' وزیر مال اور دیگر ذمہ داران حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کے شکر گزار ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

کنور ادریس ابھی تک مسلط ہے

اطلاع کے مطابق گورنر سندھ کی جانب سے سرکاری اداروں کو نجی شعبوں میں فروخت کرنے والی کمیٹی کے چیئرمین کے طور پر کنور ادریس ابھی تک مسلط ہے اور اپنے اس عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ ایک اہم عہدیدار سے جب اس سلسلے میں بات کی گئی تو وہ فرماتے ہیں کہ کنور ادریس صاحب بہت دیانتدار اور ذمہ دار ہیں۔ اول تو اس بات میں کوئی حقیقت نہیں کہ کنور ادریس صاحب بہت آنسٹ اور دیانتدار ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ انہوں نے دیانتداری کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے ورنہ وہ شخص کیسے آنسٹ ہو سکتا ہے جو اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھائے' میرٹ والے لوگوں کی جگہ قادیانیوں کو بھرتی کرے' عہدے کے ذریعہ قادیانیت کو فروغ دے۔ ابھی تک وہ زمین جو انہوں نے بلاجواز ڈپٹی کمشنری کے دور میں قادیانیوں کو الاٹ کیں ان کے ماتھے پر بدنما داغ ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے بڑے مقامات اور رشتہ داری اور قادیانیوں کی نوکریاں ان کی دیانت کی چغلیاں کھارہی ہیں لیکن چونکہ ایسے لوگ بڑوں کی خوشامد اس انداز میں کرتے ہیں کہ وہ جکڑ جاتے ہیں اس لئے اس کو آنسٹ سمجھا جارہا ہے۔ جس شخص نے ممتاز بھٹو کے دور میں کرپشن میں ساتھ دیا ہو وہ کیسے دیانتدار ہو سکتا ہے؟ ممتاز بھٹو جیسا کہ بددیانت وزیر اعلیٰ اور عبوری نگران سندھ آج تک نہیں آیا ہوگا اور کنور ادریس اس کے سب سے زیادہ معتمد تھے۔ بات یہ ہے کہ "چور' چور کی پردہ پوشی کرتا ہے" اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ آنسٹ ہے تو کیا پاکستان میں بڑے بڑے مسلمان بہت زیادہ آنسٹ نہیں ہیں ان کو اس جگہ پر کیوں نہیں رکھا جاتا؟ بات دراصل یہ ہے کہ کنور ادریس جیسے لوگ اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے ان عہدوں کا سہارا لیتے ہیں اور اس کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور ہمارے لوگ سادہ لوحی کے باعث ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ پی آئی اے اور دیگر شعبوں میں قادیانیوں کا یہی طریقہ کار ہے۔ اس طرح قادیانی ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہیں' جس طرح انگریزوں کے دور میں "سی ایس پی" کا ایک رول تھا آج کل قادیانیوں کا ہے وہ کسی نہ کسی انداز میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہتے ہیں۔ گورنر صاحب مخلص اور دیانتدار ہیں ان کو کنور ادریس صاحب کے بارے میں غلط معلومات دی گئی ہیں' اس لئے ہم ان سے یہی کہیں گے کہ وہ کنور ادریس کو برطرف کردیں ورنہ ممتاز بھٹو کی طرح وہ بھی بدنام ہو جائیں گے۔

مبلغ ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی کی والدہ وفات پاگئیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ کراچی ختم نبوت دفتر کے نگران اعلیٰ' جاں نثاران ختم نبوت کراچی کے ہمدم و رفیق حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کی والدہ محترمہ علالت کے بعد ڈیرہ غازیخان میں وفات پاگئیں (اناللہ وانا الیہ راجعون) عید کے موقع پر مولانا نذیر احمد تونسوی گھر تشریف لے گئے تو والدہ محترمہ بیمار تھیں۔ ختم نبوت کے کام کی وجہ سے والدہ محترمہ کو بیمار چھوڑ کر کراچی تشریف لے آئے تھے اس لئے آخری وقت میں وہ والدہ محترمہ کی خدمت نہ کر سکے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے والدہ محترمہ نے چونکہ ساری زندگی قربانی دی تھی اس لئے اس موقع پر بھی انہوں نے بیٹے کو خوشی دینی کام کے لئے رخصت کیا تھا انشاء اللہ العزیز والدہ محترمہ کی یہ قربانی ان کے لئے آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گی۔ والدہ محترمہ نہایت عابدہ اور زاہدہ خاتون تھیں اکثر اولاد ان کی عالم دین ہیں اور مختلف دینی کاموں میں مشغول ہیں اب پوتے اور پوتیاں بھی حصول علم دین میں مصروف ہیں۔ ساری زندگی عبادت میں اور صبر و شکر کے ساتھ گزاری اولاد کی بہترین تربیت کی جس کی نظیر ان کے علما صاحبزادے ہیں۔ کامیاب زندگی گزار کر وہ سفر آخرت پر روانہ ہو گئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب' امیر دوم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد اشرف کھوکھر' محمد انور رانا' جمال عبدالناصر شاہد اور جاں نثاران ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

پروفیسر عبدالماجد' مانسہرہ

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

کبھی حج ہو گیا ساقط کبھی قید جہاد اٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی

پیروکاران قادیانیت و مرزائیت اس طبقہ سافلہ کا نام ہے جس کی آرزوؤں کا معراج پایہ ہائے انگریزی کو بوسے دینا اور خسروان کفر کو سجدے کرنا تھا اور اب بھی ہے اور یہ بات کیوں نہ ہو آخر انگریزی تو تھا جس نے یہ پودا کاشت کر کے برابر اس کی آبیاری کی۔ اس سے پہلے کہ راقم الحروف خود مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کے حوالہ جات سے عنوان مذکور کو شیدو موید کرے اور یہ ثابت کرے کہ قادیانیت کا خمیر انگریزی سامراج نے تیار کیا تھا تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکال کر اپنے اقتدار کو دوام و استحکام بخشے' یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس سازشی ٹولے اور دشمنان اسلام اور پاکستان کا تاریخی پس منظر بیان کرے۔

قادیانیت کا تاریخی پس منظر :

تاریخ شاہد ہے کہ انگریزی سامراج نے ۱۸۵۷ء کی جنگ میں کامیابی کے بعد جذبہ جہاد سے سرشار حریت پسندوں اور آزادی کے متوالوں کے ساتھ اس قدر سفاکانہ اور ظالمانہ برتاؤ کیا کہ انسانیت بھی کانپ اٹھی۔ ہزاروں سلام ان شمع آزادی کے پروانوں پر جنہوں نے موت کو دیوانہ وار سینوں سے لگایا۔ علماء کرام کو پھانسیوں پر لٹکایا گیا' توپوں کے دھانوں پر باندھ کر بارود سے اڑایا' عمارتوں کی بنیادوں میں چنا گیا' تیل کے کڑاہوں میں پھینکا گیا' درختوں سے لٹکا کر ان کے نیچے آگ کا الاؤ روشن کیا گیا اور اس طرح انگریزی سامراج کے ناخدا اعلائے حق کی چربی پگھلنے کا تماشہ دیکھتے رہے۔ انہیں کالا پانی بھیجا گیا۔ ان تمام مظالم کے باوجود انگریز سپرنٹنڈنٹ جیلر نے سرکار کو لکھا کہ حیرت کی انتہا یہ ہے کہ جن علماء کو پھانسی کی سزائیں سنائی جاتی ہیں شہادت کی تمنا میں ان کا وزن خوشی سے بڑھ جاتا ہے اور وہ دیوانہ وار بے تابی کے ساتھ موت کا انتظار کرتے ہیں چنانچہ برطانوی حکومت نے حریت پسندوں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا۔

صیاد نے تیرے اسیروں کو آخر یہ کہہ کر چھوڑ دیا
یہ لوگ قفس میں رہ کر بھی گلشن کا نظارہ کرتے ہیں

حریت پسندوں کے یہ واقعات دیکھ کر برطانوی سامراج جہاد کی روح سے ہراساں ہو گیا اعدائے اسلام تحریص و ترغیب اور تہدید و تخویف کے حربے آزما لینے کے باوجود مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنے میں ناکام ہوئے اور ڈاکٹر ہنٹر نے "Over Indian Muslims" میں یہاں تک لکھا کہ "جب تک مسلمانوں میں جذبہ جہاد کی روح باقی رہتی ہے اس وقت تک برطانوی حکومت مستحکم نہیں ہو سکتی۔"

بعد ازاں برٹش گورنمنٹ نے پارلیمنٹ کے ممبروں انگلستان کے اخبارات کے ایڈیٹرز اور چرچ آف انگلینڈ کے نمائندوں پر مشتمل وفد تشکیل دیا جس کا کام اس امر کی تحقیق کرنا تھا کہ مسلمانوں کو کس طرح رام کیا جا سکتا ہے اور ہندوستانی عوام اور مسلمانوں میں وفاداری کا جذبہ کیونکر پیدا کیا جا سکتا ہے چنانچہ اس وفد نے "The Arrival of the British Empire in India" کے عنوان سے رپورٹ میں لکھا کہ "ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں اور پیشواؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے' اگر کوئی ایسا آدمی مل جائے جو الہامی سند پیش کرے تو ایسے شخص کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر اس سے برطانوی مفاد کے لئے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔"

پنجاب کے گورنر نے اس کام کی تکمیل کے لئے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ سے کہا چنانچہ اس پلان (Plam) اور تخطیط کے تحت مدعی نبوت کی تلاش کا کام شروع ہوا۔ آخر کار مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کام کے لئے چن لیا گیا' جو کہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ملازم تھا۔

یہ شخص ہر لحاظ سے برطانوی مشن کے لئے مناسب تھا کیونکہ اس کا خاندان پہلے ہی سے برطانوی سامراج کی خدمت کرتا چلا آ رہا تھا۔

مرزا غلام احمد کے والد غلام مرتضیٰ ۱۹۸۶ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کی مدد کے لئے ۵۰ گھوڑے مع سواروں کے بھیجے تھے۔ مرزا کا بڑا بھائی غلام قادر مشہور سفاک جنرل نکلسن کی فوج میں شامل رہا تھا اور اس نے مسلمانوں کے خون سے

اپنے ہاتھ رنگے تھے۔ (ملاحظہ ہو جناب ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "قادیانیت 'مطالعہ و جائزہ")

چنانچہ مرزا لعین نے انگریز کی مطلب براری کے لئے پہلے مجدد اور محدث ہونے کا دعویٰ کیا' پھر مسیح موعود اور مہدی کی طرف ارتقا ہوا' بعد ازاں ظلی بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور آخر میں صاحب شریعت نبی ہونے کے ساتھ تمام انبیاً بشمول (رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) سے بھی افضلیت کا دعویٰ بھی کر لیا۔ (پہلی بار نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۱ء میں کیا)۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنے شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(یہ اشعار مرزا کے سامنے پڑھے گئے مرزا صاحب سن کر بہت خوش ہوئے شاباش کہی اور انہیں اپنے قادیانی جریدے "بدر" ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شائع کیا)

یہ سب کچھ اپنے ولی نعمت انگریز کے اشارے پر ہوا اور جس مقصد کے لئے یہ شجر خبیثہ کاشت کیا گیا تھا' نخل تناور ہو کر (یعنی نبی بن کر) بار آور ثابت ہوا۔

مرزا نے برطانیہ کے اقتدار کے استحکام اور دوام کے لئے وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے جو تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے اور مرزا غلام احمد کی تحریروں کے آئینے کے سامنے کوئی قادیانی انکار نہیں کر سکتا کہ بلاشبہ وہ انگریز کا "خود کاشتہ پودا" تھا۔

خود کاشتہ پودا :

مرزا لکھتا ہے :

"یہ التماس ہے کہ سرکار دولت ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربے سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے خیر خواہ اور خدمت گزار ہے اس "خود کاشتہ پودے" کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔"
(تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۹ بحوالہ "قادیانی اور ان کے عقائد" مؤلفہ مولانا منظور احمد چنیوٹی ص ۵۰)

جہاد اور قادیانیت :

اس انگریز کے خود کاشتہ پودے نے اسلام کے ایک اہم رکن جہاد کو جس کی تعلیمات سے نصف قرآن بھرا ہوا ہے اور جو کہ انبیاً و مرسلینؑ' صحابہؓ و تابعینؒ اور ان کے متبعین کی زندگیوں کا لازم جزو تھا' اس لئے منسوخ و متروک قرار دیا کہ اس کا محسن و مربی اور طاغوت اکبر انگریز خوش ہو جائے۔ نہایت اختصار کے ساتھ مرزا کی کتابوں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں :

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں' میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب' مصر' شام' کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (انگریز) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔" (تریاق القلوب ص ۱۵)

ایک جگہ لکھتا ہے :

"آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے' سو اب میرے ظہور کے بعد "تلوار کا جہاد" نہیں' ہماری طرف سے اماں اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔" (خطبہ الہامیہ مترجم ص ۲۸' ۲۹ و تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۴۷)

ایک جگہ کہتا ہے :

"یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے...... یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اکھاڑ دے۔" (فرمان مرزا مندرجہ در ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء جلد ۱ ص ۱۲)

مرزا غلام کے یہ مشہور اشعار ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۹)

قادیانی مذہب :

"سو میرا مذہب ہے جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی (اطاعت) کریں' جس نے امن قائم کیا

ہے'جس نے ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہے سووہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔"(شہادت القرآن ص ۸۶)

قادیانیت انگریزی حکومت کا قلعہ اور تعویذ :

مرزا غلام نے اپنے عربی رسالہ "نورالحق" میں پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھ لکھ دیا کہ اس کا وجود انگریزی حکومت کے لئے ایک قلعہ اور حصار اور تعویذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ملاحظہ ہو وہ عبارت :

"مجھے حق ہے کہ میں دعویٰ کروں کہ میں ان خدمات (برطانوی سامراج کے لئے) میں منفرد ہوں اور مجھے حق ہے (بلکہ تم پر فرض ہے) کہ میں ان تائیدات میں یکتا ہوں اور مجھے حق ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں اس حکومت کے لئے تعویذ اور ایسا قلعہ ہوں جو اس کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے۔" (نورالحق ص ۳۴ ماخوذ از قادیانیت 'مطالعہ' جائزہ ص ۱۲۲'۱۲۳)

مرزا صاحب کونسی حکومت کے لئے قلعہ اور تعویذ ثابت ہو رہے ہیں! ان انگریزوں کے لئے جنہوں نے تمام اسلامی ممالک کو یکے بعد دیگرے تباہ کیا' بہادر شاہ ظفر کے بیٹوں کے سر طشت میں رکھ کر اس کو پیش کئے' ۵۰ کھرب روپے سے زیادہ کی دولت زبردستی چھین لی (اسلامی ممالک سے) پچاس سے زیادہ تخت لے چکے' لاکھوں عصمتوں کا دامن چاک کیا' کروڑوں انسانوں کو شراب وعیاشی کا خوگر بنایا' ایران' مصر' عراق کو لوٹا' سات لاکھ عربوں کو فلسطین سے باہر دھکیل دیا اور آخر میں ان کے ریڈ کلف اور ماؤنٹ بیٹن نے پاکستان کو ہمیشہ کے لئے مصائب میں مبتلا کیا۔(تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "حرف محرمانہ" اور پروفیسر محمد الیاس برنی کی کتاب "قادیانیت")

انگریز کے رضاکار اور جاسوس :

"مرزا کی ان ہی تعلیمات کی "برکت" تھی اور اس عقیدہ اور تبلیغ کا نتیجہ یہ تھا کہ انگریزی حکومت کی وفاداری اور اخلاص اور اس کی خدمت کا جذبہ قادیانی جماعت کے ذہن اور اس کی سیرت و کردار کا ایک جزو بن گیا اور بقول شاعر اسلام مولانا ظفر علی خان۔

حقیقت قادیان کی پوچھ لیجئے لن جوزی سے
نکوکاری کے پردے میں سیاہ کاری کا میلہ ہے
وہ تلمیس ہے ابلیس کو خود ناز ہے جس پر
مسلمانوں کو اس رندہ نے اچھی طرح چھیلا ہے
پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے پیغمبر بھی رسیلا ہے
نصاریٰ کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوت کا
اور ابطال جہاد انجاح مقصد کا وسیلہ ہے

انگریزی حکومت کو اس جماعت میں سے ایسے مخلص خادم اور ایسے متعدد رضاکار ہاتھ آئے جنہوں نے ہندوستان اور ہندوستان کے باہر حکومت کی گراں قدر خدمات انجام دیں اور اپنا خون بہانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ افغانستان میں عبداللطیف قادیانیت کا ایک پرجوش داعی تھا جو افغانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ چنانچہ افغانی حکومت نے اسے اس جرم کی پاداش میں تہ تیغ کر ڈالا (ملاحظہ ہو قادیانیت مطالعہ و جائزہ ص ۱۲۴'۱۲۵ از علی میاں)

مرزا بشیر الدین محمود نے خود اس واقعہ قتل کا ذکر کیا ہے بحوالہ اطالوی مصنف وہ لکھتا ہے :

"صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو اس وجہ سے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ حریت کمزور پڑ جائے گا اور اس پر انگریزوں کا اقتدار چھا جائے گا۔"

اس خطبہ میں مرزا بشیر الدین محمود قادیانیت کی ترجمانی مزید الفاظ میں اس طرح کرتا ہے :

"اگر ہمارے آدمی افغانستان میں خاموش رہتے اور جہاد کے باب میں جماعت احمدیہ کے مسلک کو بیان نہ کرتے تو شرعی طور پر ان پر کوئی اعتراض نہ تھا مگر وہ اس بڑھے ہوئے جوش کا شکار ہو گئے جو انہیں حکومت برطانیہ کے متعلق تھا اور وہ اسی ہمدردی کی وجہ سے سزا کے مستحق ہو گئے جو قادیان سے لے کر گئے تھے۔"(مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "قادیانیت' مطالعہ وجائزہ" کا باب سوم' فصل دوم)

مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا بشیر الدین نے بھی آنجہانی باپ کے مشن کو شدومد سے آگے بڑھایا۔ افریقہ میں قادیانی مشن قائم کئے' عرب ممالک میں اسکارٹ لینڈ یارڈ کے تحت اپنے خاص آدمی بھجوائے' اسلامی ممالک کی جاسوسی کے لئے لندن میں قادیانی جماعت کا دفتر قائم کیا۔ اب وہاں قادیانیوں کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر اینٹی اسلامی اور اینٹی پاکستان منصوبوں میں مصروف ہے۔

پاکستان کے دشمن :

"قادیانی پاکستان کے دشمن' سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ دار اور مسئلہ کشمیر کی حل کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔" (ہفت روزہ "ختم نبوت" جلد ۷' شمارہ ۲-۳' ۹ جون ۱۹۸۸ء)

بھارت اور قادیانی دونوں کا نظریہ پاکستان کے بارے میں ایک عزم اور ایک ہی لائحہ

عمل ہے۔ دونوں نے پاکستان کو ابھی تک دل سے تسلیم نہیں کیا۔ دونوں اس تاک میں ہیں کہ پاکستان کا خاتمہ کب ہوتا ہے۔ سقوط مشرقی پاکستان کے وقت لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ امیر عبداللہ خان نیازی نے اس وقت اشارہ کیا تھا کہ مشرقی بازو علیحدہ کرنے میں ایم ایم پلان بنایا گیا۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام اور اسلامی بم کے راز کو افشا کرنے کے پیچھے قادیانی قوت کا ہاتھ' پاکستان دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ (شورش کاشمیری کی کتاب "تحریک ختم نبوت" ملاحظہ ہو)

اسرائیل سے قادیانیوں کے تعلقات:

اسرائیل سے قادیانیوں کے تعلقات کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اسرائیل کے قیام کے بعد قادیانی' یہودی گٹھ جوڑ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کی ناکامی پر اسرائیل کے قادیانیوں نے جشن مسرت منایا اور چراغاں کیا۔

حال ہی میں لندن میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر لعین کے ہیڈ کوارٹر کے شعبہ عربی کا سربراہ قادیانی عربی اخبار "التقویٰ" کا چیف ایڈیٹر محمود حسن عودہ قادیانیت کے دام تزویر سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ حسن عودہ صاحب کا انٹرویو روزنامہ جنگ (۲۵/نومبر ۱۹۸۹ء) میں شائع ہوا جس میں انہوں نے انکشاف کیا کہ:

"فلسطین کے شہر حیفہ میں واقع قادیانی مرکز کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات بہت خوشگوار ہیں۔ اسرائیلی حکومت اور رضاکار فورس میں سینکڑوں قادیانی نوجوان کام کرتے ہیں۔ قادیانی مراکز کی تعمیر کے لئے اسرائیلی حکومت فنڈز فراہم کرتی ہے۔" (احمدیوں اور اسرائیل کے تعلقات کی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہفت روزہ "ختم نبوت" جلد ۵ شمارہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۷ء)

یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانیت ایک سازشی ٹولہ کا نام ہے اور اسلام سے بغاوت' ختم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری اور ملت اسلامیہ سے عداوت کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین اس تحریک کو وحدت ملت اسلامیہ کے لئے سخت خطرہ سمجھتے تھے اور بقول علامہ اقبالؒ:

"مسلمان ان تحریکوں کے معاملے میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں' چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقادات نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے' مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے خطرہ تصور کرے گا' اس لئے کہ اسلام کی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔" (پروفیسر آئی ٹی نعمانی کی کتاب ("Israel A Profile"

میرے نزدیک بہائیت قادیانیت سے کہیں زیادہ مخلص ہے کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے جبکہ موخرالذکر اسلام کی چند اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے' لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے.............

"روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ یہودی باطنیت کا جزو ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔"

(حرف اقبالؒ)

اپنے اشعار میں علامہ اقبالؒ نے قادیانیت کے امام کی طرف یوں اشارہ کیا ہے۔

در حرم زاد و کلیسا را مرید
پردہ ناموس ما را بر درید
دامن او گرفتن ابلہی است
سینہ او از دل روشن تہی است
شیخ او لرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید
گفت دین را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است
دولت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد و مرد

پس چہ باید کرد اے ملت اسلامیہ

اسلام کے خلاف وقتاً فوقتاً جو تحریکیں اٹھیں ان میں قادیانیت کو خاص امتیاز حاصل ہے وہ تحریکیں یا تو اسلام کے نظام حکومت کے خلاف تھیں یا شریعت اسلامی کے خلاف لیکن قادیانیت درحقیقت نبوت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک سازش ہے وہ اسلام کی ابدیت اور امت کی وحدت کو چیلنج ہے وہ اشارۂ فرنگی کا ایک مظہر ہے۔

ختم نبوت کا مسئلہ قرآن حکیم کی ۹۹ آیات اور ۲۰۰ احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس لئے سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر' کاذب اور دجال و ملعون ہے۔ مسیلمہ کذاب بھی نبوت کا مدعی تھا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف فوج کشی کی۔ مسیلمہ اور اس کے دس ہزار مریدوں کو واصل جہنم کیا۔ یہ صدیقی اسوہ ہر مسلمان کے لئے مشعل راہ ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والوں کے خلاف شمشیر بے نیام ہو۔

تیغ براں بود بر زندیق باش
اے مسلماں! پیرو صدیقؓ باش

پختہ دینی شعور:

آج امت مسلمہ کے ہر فرد کے اندر بالعموم اور نوجوانوں میں بالخصوص کسی منظم علمی تنظیم کے ذریعے پختہ دینی شعور اور اسلام سے گہری وابستگی پیدا کرنی ہے تاکہ باطل جس لبادے میں ملبوس ہو کر آئے (جیسے خدمت دین کے نام پر تجدد پسند اور نیچری فرقہ، منکرین حدیث کا گروہ (غلام احمد پرویز) انکار و توہین صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا فرقہ، بہائیت اور سب سے خطرناک فتنہ قادیانیت) تو وہ اسے پہچان لیں اور اس کی ظاہری چمک دمک اور پر فریب ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں اور یہ کہہ سکیں۔

بہر رنگے خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

علمأ کی ذمہ داریاں:

آج ملت اسلامیہ کے علمأ کرام اور مشائخ عظام کو مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا سید انور شاہ کشمیری، مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، سید عطأ اللہ شاہ بخاری، مولانا سید جماعت علی شاہ، مولانا ثنأ اللہ امر تسری، مولانا محمد علی مونگیری، مولانا احمد لاہوری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا ظفر علی خان، مولانا لال حسین اختر، آغا شورش کاشمیری، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی شفیع اور علامہ اقبال رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے شمع رسالت کے پروانوں کی طرح کردار ادا کرنا ہوگا اور منبرو محراب سے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آواز اٹھانا ہوگی اور افتراق و تشتت سے بچنا ہوگا اور امت مسلمہ کے نوجوانوں بالخصوص سب تک یہ صدا پہنچانی ہوگی۔

عالم ہمہ ویرانہ ز فتنہ افرنگ
معمار حرم! باز بہ تعمیر جہاں خیز!
از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں
(از خواب گراں خیز!)

(علامہ محمد اقبالؒ کی روح سے معذرت کے ساتھ کیونکہ اصل شعر یوں ہے۔

عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزی افرنگ

یہاں "فتنہ" قادیانیت کی مناسبت سے لکھا گیا ہے۔
نقوش اقبال ص ۱۵۸ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ)

آج ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کو صدائے بالا پر لبیک کہہ کر اپنی لٹکتی ہوئی نوجوانیاں تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے وقف کرنا ہوں گی اور غازی علم الدین شہیدؒ کی طرح ہر گستاخ رسولؐ کو واصل جہنم کرنا ہوگا۔

اہل دولت و ثروت کو اپنے مال کا ایک حصہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کرنا ہوگا۔

اہل قلم حضرات کو آمنہؓ کے لالؐ کے دیوانوں اور پروانوں کو بتانا ہوگا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر قادیانی گدھیں کس طرح حملہ آور ہو رہی ہیں، بغض و عناد کے زہر میں بجھے ہوئے ان (قادیانیوں) کے زہریلے قلم کملی والے آقا کی شان میں کیا کیا گستاخیاں کر رہے ہیں اور ان کے منہ میں بچھو نما زبانیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کے لائے ہوئے دین قیم کو کس طرح ڈنگ مار رہی ہیں۔

آج میرے طلبہ بھائیوں اور نئی نسل کو قادیانیت کے مہلک زہر سے بچانے کے لئے کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر تحفظ ختم نبوت کے تحت ذیلی تنظیمیں قائم کرنا ہوں گی اور "ختم نبوت" کے موضوع پر لیکچرز کا اہتمام کرنا ہوگا تاکہ نئی نسل تعلیم "ختم نبوت" سے آراستہ ہو سکے اور مجاہدین ختم نبوت کی ایک فوج ان اداروں سے تیار ہو کر نکلے۔

آج ہمارے عوام کا یہ فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کا معاشرتی، معاشی اور سماجی بائیکاٹ کریں تاکہ کل شافع محشر اور ساقی کوثر کے سامنے سرخرو ہو سکیں۔

آخر میں ہم سب نے مل کر تحفظ ناموس رسالت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہر صدا پر لبیک کہنا ہے اور حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرنا ہے کہ دشمنان اسلام اور پاکستان کو حکومت کی کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

اگر ہم نے مذکورہ بالا اقدامات پر عمل کیا تو پھر قیامت کے دن جب شافع محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوں گے تو وہ خوش ہوں گے اور جام سے نہیں اپنے چلو مبارک سے شمع رسالت کے پروانوں کو آب کوثر پلائیں گے۔

لیکن خدانخواستہ اگر ہم نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ اور قادیانیوں کے تعاقب میں کوتاہی کی تو پھر میدان حشر میں اگر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اپنا رخ انور پھیر لیا تو ہم کس کے پاس جا کر شفاعت کا سوال کریں گے؟

اگر رحمۃ للعالمینؐ ہم سے روٹھ گئے تو پھر کس کے دامن میں ہمیں پناہ ملے گی؟ اگر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ ہم سے خفا ہو گئے تو کہاں جا کر اپنی پیاس کے انگارے بجھائیں گے۔

آج وقت ہے!

آیئے سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم

باقی صفحہ ۲۴ پر

مولانا محمد ازہر

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے یادگاری ٹکٹ

محکمۂ ڈاک کی حیرت ناک جسارت

الحمدللہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ! امابعد:

گزشتہ ماہ محکمہ ڈاک پاکستان نے معروف قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کرکے پاکستان کے تمام مسلمانوں کی انتہائی دل آزاری اور ان کے دینی و ملی احساسات وجذبات کو شدید مجروح کیا ہے۔ عبدالسلام قادیانی کون تھا؟ اسے نوبل انعام کیوں دیا گیا؟ پاکستان کے لئے اس نے کونسی خدمات انجام دیں؟ مادر وطن کو کس نظر دیکھتا تھا؟ امت مسلمہ کے بارے میں اس کے نظریات کیا تھے؟ قادیانیت کے فروغ کے لئے اس نے کیا کچھ کیا؟ ان میں سے کوئی سوال ایسا نہیں جس کا جواب ارباب حکومت اہل نظر بلکہ اخبارات و رسائل کا مطالعہ کرنے والے عام مسلمان کو معلوم نہ ہو۔ ڈاکٹر عبدالسلام نہ صرف قادیانی بلکہ قادیانی جماعت کا ایک ممتاز فرد پرجوش حامی اور سرگرم مبلغ تھا۔ اپنی زندگی میں پاکستان اور پاکستان کے باہر رہتے ہوئے اس نے قادیانیت کی حمایت و تبلیغ کے اپنے فریضہ کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے نوبل انعام ملنے کے بعد اپنے نام اور پاکستانی ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے عرب ممالک میں خود کو مسلمان بلکہ پہلا مسلمان سائنس دان کہلوانا شروع کیا۔ پھر ایک سازش کے تحت اسلامی ممالک کے سامنے اسلامی سائنس فاؤنڈیشن قائم کرنے کا نعرہ لگا کر پانچ کروڑ ڈالر تقریباً پچاسی ارب روپے ہتھیا لئے۔ اور تعلیم اور سائنس کی آڑ میں سینکڑوں مسلمان نوجوانوں کو قادیانی بنایا۔

جہاں تک ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو نوبل انعام دیئے جانے کا قصہ ہے تو محسن پاکستان ایٹمی سائنس دان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اسی موقع پر ایک انٹرویو میں یہ حقیقت واشگاف کردی تھی کہ یہودیوں نے آئن اسٹائن کی صد سالہ برسی کے موقع پر فیصلہ کیا تھا کہ نوبل پرائز اپنی لابی میں جانا چاہئے چنانچہ قرعہ فال ڈاکٹر عبدالسلام کے نام نکلا۔ یوں ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ ہوئے۔ ورنہ اہلیت کی لحاظ سے وہ اس عالمی انعام کے حقدار نہ تھے۔ ملاحظہ ہوں ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے کئے گئے سوال وجواب کے الفاظ:

س...... ڈاکٹر عبدالسلام (قادیانی) کو جو نوبل انعام ملا ہے اس کے بارے میں آپ کی رائے:

ج...... وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے آخرکار آئن اسٹائن (یہودی) کے صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصہ سے کام کررہا ہے۔ یہودی چاہتے ہیں کہ آئن اسٹائن کی برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کردیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی (یہودیوں کا ہم نوا ہونے کی وجہ سے) انعام سے نوازا گیا۔ (ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۹ فروری ۷۶ء ۹ فروری ۱۹۷۶ء جلد ۲۷ شمارہ ۴)

پاکستان میں ڈاکٹر عبدالسلام متعدد کلیدی عہدوں پر فائز رہا۔ اسے ہر طرح کی سرکاری مراعات اور حسن کارکردگی کے مختلف ایوارڈوں سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری دی گئی، لیکن ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو کیا دیا؟ کسی سائنسی شعبہ میں اپنی کوئی دریافت پیش کی؟ کونسا معرکہ سر کیا؟ اس کا جواب بہی خواہوں کے پاس بھی نہیں ہے۔

بلکہ مادر وطن سے ہر طرح کے مفادات اٹھانے اور اعزازات و مراعات حاصل کرنے والے احسان فراموش ڈاکٹر عبدالسلام کو جب نوبل انعام دیا گیا تو اس موقع پر اس نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا:

"میں سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کا غلام ہوں، پھر مسلمان ہوں اور پھر پاکستانی۔" (ہفت روزہ "زندگی" لاہور ۱۴ جون ۱۹۹۰ء)

وطن عزیز کو ڈاکٹر عبدالسلام اور دوسرے قادیانی کس نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کے لئے ان کے جذبات کیا ہیں؟ اس کا اندازہ ڈاکٹر عبدالسلام کے ان ریمارکس سے ہوسکتا ہے جو اس نے پاکستان میں منعقدہ ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کے دعوت نامہ کے جواب میں مسٹر

ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو لکھے تھے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ دعوت نامہ جب ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس پہنچا تو اس نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ وزیراعظم سیکریٹریٹ کو واپس کر دیا:

"میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور جون ۱۹۸۶ء شمارہ ۲۲)

یہ آئینی ترمیم اب بھی دستور پاکستان کا لازمی حصہ ہے اور انشاء اللہ صبح قیامت تک' جب تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا موجود ہیں' آئین پاکستان کا لازمی حصہ رہے گی۔ ظاہر ہے کہ اس ترمیم کے ہوتے ہوئے قادیانیوں کے نزدیک پاکستان بدستور ایک "لعنتی ملک" ہے۔ اس سے عبدالسلام قادیانی اور دیگر قادیانیوں کی نظر میں پاکستان کی عزت و حرمت اور محبت واضح ہو رہی ہے۔

پاکستان سے نفرت کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالسلام کا ایٹمی طاقت بننا بھی پسند نہیں تھا۔ اس مقصد کے لئے وہ آخر وقت تک پاکستان دشمن ممالک کے آلہ کار کے طور پر کام کرتا رہا۔ اسی لئے وہ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے ایٹم بم کے حوالہ سے شدید نفرت کرتا تھا' جبکہ ان کے مقابلہ میں بھارت کے سائنس دان ڈاکٹر "سوامی ناتھن" اور بھارت کے ایٹمی انرجی کمیشن کے سربراہ "بھابھا" کی تعریف کرتا تھا اور انہیں "فخر انڈیا" قرار دیتا تھا۔ چنانچہ جب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے برسر اقتدار آنے کے صرف ایک ماہ بعد ۲۰ جنوری ۱۹۷۲ء کو پاکستان کے اندرون اور بیرون ملک سے چیدہ چیدہ سائنس دانوں کو ملتان میں جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ پاکستان کو جلد از جلد ایٹمی قوت بنا دینا چاہتے ہیں تو ان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے نہ صرف اس سے اختلاف کیا بلکہ اسے ناممکن قرار دیا۔ پاکستان کے نامور صحافی جناب زاہد ملک نے اپنی کتاب "ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور اسلامی بم" میں اس واقعہ کی روداد اور ڈاکٹر عبدالسلام کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ملاحظہ ہو (ص ۱۲۴ طبع سوم ۱۹۸۹ء)

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور دیگر قادیانیوں کی امیدوں' آرزوؤں اور سازشوں کے علی الرغم اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو یہ ہمت و توفیق عطا فرمائی کہ وہ بھارت کے ایٹمی دھماکوں کا منہ توڑ جواب دے سکیں۔ فالحمدللہ علی ذلک مسرت و شکر کے اس موقع پر ہر محب وطن خوشی سے سرشار اور بارگاہ ایزدی میں شکر گزار تھا لیکن قادیانی امت کے دلوں پر کیا بیت رہی تھی؟ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۹ مئی ۱۹۹۸ء)

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن میں پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر تضحیک آمیز تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ:

"ایٹمی دھماکے کر کے جشن مناؤ' پتہ اس وقت لگے گا جب بھوک ناچے گی' جنونی دور ختم ہو گا تو ملک کا رہا سہا نظام بھوکے عوام اپنی بغاوت کے ذریعے ختم کر دیں گے۔" (روزنامہ "خبریں" لاہور ۹/جون ۱۹۹۸ء)

ڈاکٹر عبدالسلام نے قادیانیت کے فروغ کے لئے کیا خدمات انجام دیں؟ ان کو جاننے کے لئے محمود مجیب اصغر (قادیانی) کے کتابچہ "ڈاکٹر عبدالسلام" کا صرف ایک اقتباس ہی کافی ہے:

"انہوں (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) نے دین (قادیانیت) کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا ہے اور سائنس دانوں اور بڑے بڑے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ شاہ سویڈن کو نوبل انعام حاصل کرنے کے دنوں میں قرآن کریم کا (قادیانی ترجمہ) اور حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کے اقتباسات کا انگریزی ترجمہ پہنچا کر آئے۔ اسی طرح شاہ حسن کو مراکش میں (قادیانی) لٹریچر دے کر آئے۔" (ڈاکٹر عبدالسلام از محمود مجیب اصغر ص ۵۶)

طوالت کے خوف سے ہم اپنی معروضات ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے گھناؤنے کردار کی ایک جھلک تک محدود کر رہے ہیں' ورنہ اس کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جن خیالات یا ہفوات کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے' اور ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے عقائد و نظریات بھی وہی تھے جو مرزا غلام احمد کے تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں شمس العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے جو گالی دنیا بھر کے مسلمانوں کو دی ہے اس کے مقابل میں اگر سب مسلمان مل کر بھی اسے برا بھلا کہیں تو مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس نے اپنے مخالفوں کے لئے "حرامی" کی گالی تجویز کی ہے جس میں مرزا کے زمانے کے تمام مسلمانوں سے لے کر قیام قیامت تک کے سب چھوٹے بڑے مرد' عورت' بچے بوڑھے شامل ہیں۔"

حضرت افغانی کا اشارہ مرزا قادیانی کی

کتاب "آئینہ کمالات" کی اس عبارت کی طرف ہے جس میں اس نے اپنے نہ ماننے والوں کو "ذریۃ البغایا" (کنجریوں کی اولاد) قرار دیا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

یہی بات مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "انوارالاسلام" کے ص ۳۰ پر لکھی ہے کہ "ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔"

ہمیں یقین ہے کہ پاکستان بلکہ تمام عالم کے مسلمانوں کی طرح صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ، وزیر اعظم جناب نواز شریف، چیف آف آرمی اسٹاف، سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور قومی اسمبلی و سینٹ کے اسپیکر و چیئرمین مرزا غلام احمد قادیانی کو کذاب، دجال اور نبوت کا جھوٹا دعویدار سمجھتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان تمام معززین کو جو گالی مرزا غلام احمد قادیانی نے اور مرزا کے پیروکار ہونے کی وجہ سے بالواسطہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے دی ہے کیا اس کے بعد بھی یہ شخص اس اعزاز کا مستحق ہے کہ اس کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کئے جائیں؟ کیا محکمہ ڈاک کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اسلام، اہل پاکستان اور سرزمین پاک کے متعلق گستاخانہ اور باغیانہ نظریات رکھنے والے اور ملک کے صدر اور وزیر اعظم کے "ذریۃ البغایا" (کنجریوں کی اولاد) کہنے والے شخص کی اس طرح عزت افزائی کرے؟

ہمارے نزدیک ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے لئے یادگاری ٹکٹ جاری کرنا محکمہ ڈاک کی سنگین غلطی اور انتہائی قابل مذمت فعل ہے۔ محکمہ ڈاک کے ذمہ داران کو ان ٹکٹوں کی اشاعت فوری طور پر روکنی چاہئے اور موجودہ اسٹاک کو ضائع کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے اس قبیح فعل کی معافی مانگنی چاہئے اور اپنی اس توبہ کا اعلان اور تشہیر کرنی چاہئے۔ ہم عقیدۂ ختم نبوت پر یقین رکھنے والے تمام مسلمانوں سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ وہ ان مکروہ ڈاک ٹکٹوں کو استعمال میں نہ لائیں اور ان کی اشاعت روکنے کے لئے اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

بقیہ : سانحہ ارتحال

کے ہاں کراچی میں انتقال فرمایا۔ وفات سے چند ساعت پہلے فرمایا تکلیف ہے یہ بھی قدرت کا عطیہ و نعمت ہے۔ اس پر بھی خوش ہوں کلمہ شریف پڑھا تین بار اللہ اللہ اللہ کہا اور یہ کہتے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگئے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

کراچی سے آپ کی میت مبارک کو پیر شریف لایا گیا۔ دوسرے دن ۱۷ رمضان المبارک کو پونے چار بجے جنازہ ہوا پورے سندھ و بلوچستان سے انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جمع ہوگیا۔ جو بلا مبالغہ ایک لاکھ سے کم نہیں ہوگا۔ آپ کی مسجد شریف سے متصل پہلے سے موجود قبرستان میں آپ کو سپرد رحمت باری کر دیا گیا۔

اولاد

آپ کے پانچ صاحبزادے مولانا حافظ عبدالعزیز، مولانا عبدالحفیظ، مولانا عبدالمجیب، عالم دین ہیں۔ حافظ محمد عبداللہ، حافظ عبدالرحمٰن زیر تعلیم ہیں۔ پانچ صاحبزادیاں ہیں۔ اہلیہ محترمہ بھی زندہ سلامت ہیں۔ ہزاروں شاگرد لاکھوں متعلقین سب آپ کے ورثا ہیں۔ جو سب ہی بجا طور پر تعزیت کے مستحق ہیں۔ سچ فرمایا رحمت دو عالم ﷺ نے:

"موت العالم موت العالم"

اور سچ فرمایا پروردگار باری تعالیٰ نے:

"کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام"

اے اللہ! ہمارے مخدوم حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ کی مغفرت فرما اور ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرما۔

آمین بحرمتہ النبی الامی الکریم وخاتم النبیین ﷺ۔

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے، خواتین کی زینت زیورات
ستارا جیولرز
صرافہ بازار پشاور کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۷۲۵۰۸۰

زندگی کے سارے سُکھ، صحت اور تن دُرستی سے ہیں

ایلو ویرا اور
منتخب نباتات کا
صحت افزا مرکب

تن سُکھ سے تن دُرست

تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

Adarts -HTS-12/97(R)

(مولانا) اللہ وسایا صاحب مدظلہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالکریم قریشی کا سانحہ ارتحال

پیر طریقت مخدوم العلماء سرپرست جمعیۃ علماء اسلام پاکستان مدرسہ عربیہ سراج العلوم پیر شریف کے بانی و مہتمم صوبہ سندھ کی ممتاز مذہبی شخصیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر دینی جماعتوں و اداروں کے مربی و محسن حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق ۴ جنوری ۱۹۹۹ء پونے سات بجے شام کراچی میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرماگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابتدائی حالات

حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ صدیقی النسل تھے۔ چالیسویں پشت میں جاکر آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد فاتح سندھ حضرت محمد بن قاسمؒ کے ہمراہ حجاز مقدس سے سندھ میں تشریف لائے تھے۔ گزشتہ دوسو سال سے آپ کے خاندان کے بزرگوں نے پیر شریف میں رہائش اختیار کی تھی۔

ستمبر ۱۹۲۳ء میں حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ پیر شریف تحصیل قمبر ضلع لاڑکانہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد عالم قریشیؒ اور دادا کا اسم گرامی حضرت مولانا محمد عبداللہ قریشیؒ تھا۔ پیر شریف میں یہ خاندان کئی پشتوں سے علم و فضل کا نشان تھا۔ سندھ میں جب بھی صدیوں قبل اسلامی احکام کے مطابق فیصلے ہوتے تھے۔ ان دنوں سندھ کے قاضی القضاۃ مخدوم محمد عاقلؒ تھے۔ مولانا عبدالکریم قریشیؒ کے دادا مولانا محمد عبداللہؒ کے دادا مولانا مفتی محمد قریشیؒ ان دنوں پیر شریف کی مسند علم و فضل کے وارث تھے۔ قاضی القضاۃ مولانا مخدوم محمد عاقل صاحبؒ سالانہ تبلیغی و عدالتی دورہ پر تشریف آوری کے دوران پیر شریف بھی تشریف لائے۔ مولانا مفتی محمد قریشیؒ کے متعلق پیر شریف کی رعایا نے بتایا کہ ہم نے مسجد کے لئے ایک مولانا صاحب کی خدمات حاصل کی ہیں۔ مخدوم محمد عاقل صاحبؒ نے ان سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ مفتی مولانا محمد قریشیؒ تشریف لائے۔ رسمی تعارف کے بعد مخدوم محمد عاقلؒ نے ان سے یکے بعد دیگرے تین مسئلے دریافت فرمائے جس کے آپ نے صحیح جوابات ارشاد فرمائے وہ بہت خوش ہوئے۔ اس پر مفتی محمد قریشی صاحبؒ نے اجازت طلب کرکے مخدوم محمد عاقل صاحبؒ سے تین مسئلے دریافت کئے ہر مسئلہ پر مخدوم محمد عاقل صاحبؒ کتاب طلب فرماتے اور مسئلہ نکال کر جواب ارشاد فرماتے۔ مفتی محمد قریشیؒ نے فرمایا:۔

علم در جلد خویش
نہ آنکہ در جلد میش

مخدوم محمد عاقل صاحبؒ مفتی محمد قریشی صاحبؒ کے علم و فضل سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ اس علاقہ میں ان کو قاضی مقرر کردیا۔ اور آپ جامع مسجد (موجودہ) پیر شریف کے متصل ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھ کر لوگوں کے شرع محمدی کے مطابق فیصلے کرتے۔ دوسرے سال جب مخدوم محمد عاقل صاحبؒ تشریف لائے تو استقبال کے لئے مفتی محمد قریشی صاحبؒ بھی لوگوں کے ہمراہ بستی سے باہر تشریف لائے مخدوم محمد عاقل صاحبؒ نے مفتی صاحبؒ کو دیکھتے ہی اونٹ سے نیچے چھلانگ لگادی اور مفتی صاحبؒ سے عرض کیا کہ حضرت اگر میری گردن تڑوانی ہو تو استقبال کے لئے تشریف لایا کریں اور اگر مجھے صحیح سلامت رکھنا پسند کرتے ہوں تو میرے استقبال کے لئے تشریف نہ لایا کریں۔

ابتدائی تعلیم

مولانا عبدالکریم قریشیؒ نے

ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد عالم ”ہٹی گاؤں کے مولانا محمد ایوب“ گوٹھ لاکھا کے مولانا تاج محمود تھمنی بھوروپیوٹو کے میر غش بھٹو“ سے حاصل کی۔ پھر حضرت مولانا عبید اللہ سندھی“ کے علوم کے وارث حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی صاحبؒ سے پانچ سال میں تکمیل کی۔ گھوٹکی اور دیگر مقامات پر جہاں جہاں مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی ”تعلیم دیتے رہے آپ ان کے ہمراہ رہے۔

تدریس

علوم اسلامیہ اور حدیث کی تعلیم سے فراغت کے بعد کراچی مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ میں مولانا محمد صادق صاحب ؒکے ہاں دو سال آپ نے پڑھایا۔ اسی دوران میں آپ نے حج کی سعادت حاصل کی ان دنوں درخواستیں اور ویزا وغیرہ کی موجودہ مشکلات نہ تھیں۔ نہ ہی تصویر کی پابندی تھی۔ بحری جہاز کا ٹکٹ لیتے اور حج پر روانہ ہو جاتے۔ چنانچہ آپ نے بھی ایسے ہی حج کیا۔ سات سال مدرسہ انوار العلوم کنڈیارو میں آپ نے علوم اسلامیہ کی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ بعد میں اپنے شیخ حضرت قبلہ مولانا حماد اللہ ہالیجوی ؒ کے حکم پر ۱۹۵۸ء میں اپنے گاؤں پیر شریف میں مدرسہ سراج العلوم کی بنیاد رکھی اور زندگی کے آخری لمحے تک اس ”گلشن نبوی“ کی آبیاری کرتے اور خون جگر سے اسے نہال کرتے رہے۔ آپ کے ہزاروں شاگرد ہوں گے۔ اس وقت بھی ایک سو سے زائد آپ کے شاگرد اور فیض یافتہ تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا عطاء اللہ، مولانا عبدالقادر حقدار، مولانا نور محمد، مولانا میر محمد، مولانا میر حسن، مولانا منظور، مولانا صلاح الدین اور کئی دیگر حضرات اس وقت اپنے اپنے علاقہ و حلقہ میں علم و آگہی کے دیپ جلائے ہوئے ہیں۔

آپ کا معمول تھا کہ صبح درس قرآن ارشاد فرماتے۔ ابتدائی فارسی و صرف کے درجہ کے طلباء سے لے کر منتہی طلباء تک سب اس میں شریک ہوتے۔ ۲ سال سے ۸ سال تک آپ تکمیل کرا دیتے تھے۔ دس کتابیں احادیث شریف کی آخری تین سال کے طلباء کو پڑھاتے تھے۔ آپ کی تعلیم اتنی سادہ مگر دل کش و دلنشیں ہوتی تھی کہ اس عرصہ میں پڑھنے والے آگے چل کر بہترین مدرس بن جاتے تھے۔ افہام و تفہیم کا قدرت نے آپ کو ایسا ملکہ نصیب فرمایا تھا کہ مشکل سے مشکل مسئلہ آپ چٹکیوں میں حل کر دیتے تھے۔ آپ کے اخلاص و تقویٰ کی برکت اور اساتذہ و مشائخ کی نظر کرم سے حق تعالیٰ نے آپ کو ایسی شان محبوبیت نصیب فرمائی تھی کہ شاگرد آپ پر جان چھڑکتے تھے اور دل و جان سے آپ پر فدائی ہوتے تھے۔ یہ سب اخلاص و ذکر الٰہی کا صدقہ تھا کہ آپ نے بہت جلد پورے صوبہ سندھ میں ایسا علمی مقام حاصل کر لیا کہ تمام ہم عصر پیچھے رہ گئے۔

بیعت

پیر طریقت حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی ؒ کے ہاتھ پر آپ نے ۱۹۴۸ء میں بیعت کی۔ حضرت ہالیجوی ؒ کی بیعت کا تعلق حضرت مولانا تاج محمود امروٹی“ اور ان کا حضرت حافظ محمد صدیق صاحبؒ بھر چونڈی شریف والوں سے اور ان کا سوئی شریف کی خانقاہ سے تھا۔

حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی ؒ سے آپ کو اجازت و خرقہ خلافت حاصل ہوا اور ان کے وصال کے بعد ایسی نسبت شیخ منتقل ہوئی کہ آپ دیکھتے ہی علاقہ بھر میں محبوب المشائخ بلکہ شیخ المشائخ ہو گئے۔ بلاشبہ لاکھوں فرزندان اسلام نے آپ سے بیعت کا تعلق قائم کیا ہو گا اور ذکر الٰہی کی نعمت سے اپنے قلوب و جگر کی دنیا کو آباد کرنے والے بن گئے ہوں گے۔

تحریکی زندگی

۱۹۵۶ء میں آپ نے جمیعۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے اپنے تحریکی دور کا آغاز کیا۔ ایوب خان کے عائلی قوانین، ڈاکٹر فضل الرحمن کا فتنہ، تحریک نظام مصطفیٰ اور ایم آر ڈی، غرضیکہ تمام ملکی و قومی تحریکوں میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ جمیعۃ علماء اسلام کے صوبائی اور مرکزی عہدوں پر آپ فائز رہے۔ جمیعۃ علماء اسلام کل پاکستان کی امارت بھی آپ کے حصہ میں آئی۔ آج کل اہل حق کے قافلہ جمیعۃ علماء اسلام پاکستان کے آپ سرپرست اعلیٰ تھے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی“ قائد جمیعۃ مفکر اسلام

مولانا مفتی محمودؒ روح رواں جمیعۃ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا گل بادشاہ اور دیگر جمیعۃ علماء اسلام کے راہنماؤں سے آپ کے نہ صرف مثالی تعلقات تھے بلکہ وہ تمام حضرات آپ کی قدردانی کرتے تھے اور آپ کے علم وفضل کے نہ صرف معترف بلکہ مداح تھے۔

تحریک ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی تردید کے لئے اس وقت اپنے اکابر کے جانشین تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اپنے شیخ حضرت ہالیجویؒ کے ہمراہ سکھر کی عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی۔ ہزاروں بندگان خدا کو دن رات ایک کر کے تحریک سے وابستہ کر دیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں لاہور انجمن خدام الدین شیرانوالہ کے مدرسہ میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں آپ نے کے پر شرکت فرمائی۔ اور قادیانیوں کے ارتداد وزندقہ پر ایسی جامع ومانع علمی گفتگو فرمائی۔ جس پر تحریک ختم نبوت کے قائد شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے آپ کی گفتگو کو بہت سراہا۔ شیعہ مکتب فکر کے رہنما اور مجلس عمل کے ممبر سید مظفر علی شمسی نے اٹھ کر آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ نے آپ کو گلے لگایا اور بیساختہ کہا کہ حضرت آپ نے فتنہ قادیانیت کے ارتداد وزندقہ پر ایسی علمی گفتگو فرمائی ہے۔ جس سے نہ صرف اس فتنہ کی سنگینی ہم پر واضح ہو گئی بلکہ اس کی شرعی سزا (سزائے ارتداد) پر بھی ہمیں انشراح ہو گیا۔ اس وقت تحریک ایسے مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے کہ جو مطالبہ ان کے غیر مسلم اقلیت کا ہم نے رکھا ہے اس کو لے کر آگے چلنا ہو گا۔ ورنہ شرعاً قادیانی فتنہ کا علاج وہی ہے جو آپ نے واضح فرمایا۔ جو قرن اول میں صدیق اکبرؓ نے اس پر عمل درآمد کیا۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف قدرت نے آپ کے دل میں ایسی تڑپ پیدا فرمادی تھی کہ آپ کی مساعی جمیلہ سے سندھ کی دھرتی کا ہر عالم دین قادیانیت کے خلاف ''سنت صدیقیؓ'' کا علمبردار بن گیا۔

آپ نے بارہا چنیوٹ کی ختم نبوت کانفرنس میں خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب اتنا دلنشیں ہوتا تھا کہ سامعین عش عش کر اٹھتے تھے۔ حق تعالیٰ شانہ ہمارے اس دور میں متکلم اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؒ بیر شریف کو سمجھانے کا خوب ملکہ نصیب فرمایا۔

اس دور میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشیؒ کو تصویر سے جتنی نفرت تھی۔ اس پر ان کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ آپ ایک دفعہ چنیوٹ تشریف لائے کسی اخباری نمائندہ نے آپ کا فوٹو لے لیا۔ آپ سٹیج سے اتر کر قیام گاہ پر آ گئے۔ جب تک کیمرہ مین سے کیمرہ کی فلم منگوا کر آپ کو نہیں دی گئی آپ سٹیج پر نہیں گئے۔ فلم لے کر پہلے ضائع کی پھر سٹیج پر تشریف لے گئے۔ ساری زندگی شناختی کارڈ نہیں بنوایا۔ حج کے لئے درخواست نہیں دی۔ پہلی بار بغیر تصویر کے حج پر گئے۔ دوبارہ تصویر بنوانے کے خطرہ سے حج وعمرہ کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ کا تقویٰ تھا۔ قدرت نے آپ میں ایسی خوبیاں ودیعت فرمائی تھیں۔ ان پر جتنا ان کو خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام اکابر سے آپ کے مثالی تعلقات تھے۔ موجودہ امیر مرکزیہ حضرت اقدس قبلہ خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے صرف ملنے کے لئے میر صبح صادق کھوسہ کے ہمراہ لاڑکانہ سے خانقاہ سراجیہ کا طویل سفر کیا۔ خانقاہ شریف تشریف لائے تو پتہ چلا کہ حضرت قبلہ ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے خانقاہ شریف سے ربوہ کا رخ کیا۔ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی تشریف لائے ملاقات وزیارت کی کچھ وقت ساتھ گذارا اور پھر واپس بیر شریف کے لئے سفر فرمایا۔

حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم بھی جب اندرون سندھ کا سفر فرماتے تو بیر شریف ضرور تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ بیر شریف تشریف لے گئے تو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشیؒ نے تمام خدام کو کمرہ سے رخصت کر دیا۔ خود حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

کے سامنے لیٹ گئے اور درخواست کی کہ میرے جسم پر دم فرمادیں۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم دیر تک دم کرتے رہے۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت پیر شریف والوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قلب پر رکھ دیا اور کہا کہ حضرت اس پر بھی دم کردیں۔ اور توجہ دے دیں۔ جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا معروف طریقہ سلوک ہے اس پر حضرت نے عمل کیا۔ ایک بار کراچی علاج کے لئے تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری بھی کراچی آئے ہوئے تھے۔ پتہ چلا تو ہسپتال عیادت کے لئے تشریف لے گئے حضرت کو فالج کی تکلیف تھی۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب سے مصافحہ کیا تو اپنے ہاتھ سے مولانا کے ہاتھ کو دبایا اور مسکرا کر فرمایا کہ میں نے آپ کا ہاتھ اس لئے دبایا تاکہ آپ کو تسلی ہو کہ میرے ہاتھ پر اب فالج کا اثر نہیں رہا بلکہ اس نے کام کرنا شروع کردیا ہے۔ یہ آپ کی ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والوں سے دلی تعلق اور شفقت کا بے نظیر نمونہ تھا۔

گذشتہ سے پیوستہ سال سندھ میں جگہ جگہ سے قادیانی شرارتوں کی رپورٹ آنے لگی۔ حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب نے حضرت پیر شریف والوں کو والا نامہ تحریر فرمایا۔ آپ نے سندھ کے علماء کرام کے نام ایک خط تحریر فرمایا۔ جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت کی ڈیوٹی لگ گئی۔ پنجاب وسندھ کے خطیب ایک ساتھ چلے۔ ٹھٹھہ سے لے کر سکھر تک پورے سندھ کے ہر ضلعی صدر مقام پر کانفرنسوں وکنونشنوں کا ایسا مربوط سلسلہ قائم ہوا کہ پورا سندھ ایک ہی دورہ سے فتنہ قادیانیت کے خلاف جاگ اٹھا۔ حق یہ ہے کہ قدرت نے بہت ساری خیر وبرکت آپ کی ذات میں جمع کردی تھی۔ اور وہ تمام کی تمام دین اسلام کی ترویج واشاعت اور فتن باطلہ کی بیخ کنی کے لئے آپ نے وقف کردی تھی۔

طالبان کی جہادی تحریک کے آپ دل سے قدر دان تھے۔ بیماری کے باوجود تھوڑا سا افاقہ ہوتے ہی افغانستان تشریف لے گئے۔ امیر المومنین ملا عمر سے ملاقات کی اور ہمیشہ ان کی مالی اعانت فرماتے رہے۔ آپ نے اپنے متعلقین کو جہاد کی اس وقت ترغیب دی جب جہاد کا مسئلہ "نسیاً منسیا" ہوکر رہ چکا تھا۔

مبارک خواب

ایک دفعہ حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب پیر شریف تشریف لے گئے تو آپ کو حضرت پیر شریف والوں نے اپنا خواب سنایا۔ کہ خواب میں دیکھا کہ میں مدینہ طیبہ میں ہوں۔ آپ ﷺ کمبل مبارک لے کر استراحت فرمارہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے قدمین شریفین دبانے کی سعادت حاصل کی۔ میری اہلیہ پردہ میں میرے ساتھ تھیں۔ انہوں نے بھی پاؤں مبارک کو دبانے کی اجازت کے لئے مجھے کہا۔ میں نے آپ ﷺ سے استدعا کی کہ آپ ﷺ کی خادمہ بھی پاؤں مبارک کو دبانے کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ آپ ﷺ اس پر خاموش رہے۔ آپ ﷺ کی خاموشی سے میں عدم اجازت سمجھا۔ چنانچہ وہ باپردہ علیحدہ بیٹھی رہیں۔ حضرت پیر شریف والے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ قادیانی شرارتوں، قادیانی ارتداد وزندقہ سے آپ ﷺ کی امت بہت پریشان ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے امت کی تسلی کے لئے چند خیر وبرکت کے کلمات ارشاد فرمائے۔ جنہیں سنتے ہی خواب میں میں (حضرت پیر شریف) بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ یہ قادیانی فتنہ آخر ختم ہونے والا ہے۔ فالحمد للہ!:

معمولات

عمر بھر سفر وحضر میں نماز ہمیشہ باجماعت ادا فرمائی۔ زندگی بھر کی ایک نماز بھی وفات کے وقت آپ کے ذمہ نہیں تھی۔ فرماتے تھے کہ مجھے اسم ذات کا علم ہے۔ اس اسم ذات کو میں نے فرائض کی پابندی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہمیشہ کا معمول بنایا ہوا ہے۔ اسماء الحسنیٰ، سورۃ یٰسین، وردووظائف، اور ذکر الٰہی آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ دین کی تعلیم وترویج آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔

وفات

۱۶ر رمضان المبارک کو شام پونے سات بجے ڈاکٹر عبدالصمد صاحب اپنے معالج

باقی صفحہ ۱۳ پر

حاجی محمد عدنان صاحب

طالبان ـ اللہ کے سپاہی

روزنامہ جنگ کے مڈویک میگزین میں ایک فیچر "افغانستان سیاسی استحکام کی تلاش میں" کے نام سے چھپا تھا خوش قسمتی سے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔

اس فیچر کو پڑھ کر دل کو بہت تسلی اور سکون ہوا وہ اس طرح کہ معلوم ہوا کہ بہت سے مغربی ممالک نے افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلاء کے لئے مختلف انداز میں امداد کی منجملہ ان کے یہ ہے کہ مغربی ممالک نے اسلحہ بھی فراہم کیا' لیکن ان کا اپنے اسلحے کا دینا ایسا ہی ثابت ہوا اور انشاء اللہ ہوگا جیسا کہ شاہ ایران کا ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی دینا۔ شاہ ایران نے تو ان کے سر پر مٹی کا ٹوکرا اہانت کے طور پر رکھوایا تھا' لیکن ان صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "اے بادشاہ تم نے اپنے وطن کی مٹی اپنے ہاتھوں سے دے دی یعنی خود اپنے ملک کو اپنے ہاتھوں سے ہمارے حوالے کردیا۔" بالکل اسی طرح مغربی ممالک نے اپنے اسلحے فراہم کئے ہیں۔ بہرحال یہ تو اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں کہ "جس کی لاٹھی اس ہی پر برس"

سات سال قبل روسی فوج کے انخلاء کے بعد افغان جس بحران کا شکار رہا وہ کسی پر پوشیدہ نہیں' لیکن کچھ عرصہ پہلے جب مفاہمت کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں تو افغانستان کے ایک کوچے سے "طالبان" نامی تحریک اٹھی اور افغانستان کی مالک ہوگئی جس پر الحمدللہ پورا پورا اسلامی قانون نافذ ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھوں پر مغربی زندگی کا پر فریب پردہ پڑا ہوا ہے وہ لوگ طالبان کے اس عمل کو رجعت پسندی کے نام سے موسوم کررہے ہیں' کیا اللہ کا قانون پرانا اور بوسیدہ ہوگیا ہے؟ کیا اللہ کو اس نئی جنریشن کے آنے کا علم نہ تھا؟ مغربی تہذیب کے سات پردوں میں بیٹھ کر مضمون نگاری تو آسان ہے' لیکن حقائق سے روگردانی بڑی مشکل۔ پانچ ہزار سالہ قدیم افغان تہذیب تہس نہس کرنے والے "طالبان" ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش کی ہزاروں سالہ تہذیب کو تہس نہس کرنے والے تھے' اگر طالبان کا اسلامی قانون کو نافذ کرنا (جو قانون آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے) تہذیب و تمدن کو تہس نہس کرنا ہے تو کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کے خلاف کھڑا ہونا ان کی ہزاروں سالہ قدیم تہذیب کو تہس نہس کرنا تھا؟ اور کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رجعت پسند تھے؟ تہذیب و تمدن وہ نہیں جس کو "مجیب خان صاحب" سمجھتے ہیں بلکہ ایک سچے اور پکے مسلمان کا اصلی تمدن "اسلام" ہے نہ کہ جاہلانہ رسم و رواج۔

"طالبان" نامی تحریک اس وقت اٹھی جبکہ پوری دنیا افغانستان میں امن قائم کرانے میں ناکام ہوگئی "ڈاکٹر نجیب" نے ہزاروں علماء (جو اس وقت اسلامی قانون کے نفاذ کی کوشش میں عمل پیرا تھے) کو شہید کروایا' ہزاروں بے گناہوں کو جیل میں بند کروایا تو اس وقت اس کو بربریت' ظلم و جبر نہیں کہا گیا کیونکہ یہ سب کچھ ایک شہری' ڈاکٹر اور دنیاوی اعتبار سے بڑے عہدے دار نے کیا' لیکن جب "طالبان" اسلام کے نفاذ کے لئے سختی کررہے ہیں اور عورتوں کو گھر بیٹھے تنخواہ' عزت و آبرو فراہم کررہے ہیں تو اس کو ظلم و جبر اور تشدد کا نام دیا جارہا ہے۔ صرف اسلامی قانون کو نافذ کرنے کی وجہ سے؟ اسلام کے اندر برائی کو ہاتھ (قوت) سے روکنے کا حکم بھی دیا گیا ہے' لیکن مغربی میڈیا اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے دکھاتا ہے کہ "طالبان" لوگوں کو جمعہ کی نماز کے لئے زبردستی لے جارہے ہیں' حالانکہ "طالبان" کا یہ عمل بھی عین اسلامی قانون کے مطابق ہے' کیونکہ حدیث میں آتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ "جو شخص تین جمعوں کی نماز کو ترک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں" مغربی میڈیا نے یہ کیوں نہیں دکھایا کہ "ربانی" کی حکومت میں عورتوں کو بے آبرو کیا گیا' ڈیڑھ سو سے زائد علماء کو سرعام گولی مار دی گئی' یہ سب امن تھا؟ لیکن جب یہ دین کے شہہ سوار مغربی پرستاروں کو شکست دے کر اللہ کا قانون لے کر آئے تو اس کو مغربی میڈیا اور مغربی تہذیب سے متاثر مسلمان ظلم و بربریت اور اسلامی انتہاپسندی کے نام سے موسوم کرنے لگے۔ "ڈاکٹر نجیب" کو سرعام پھانسی دی گئی یہ عین اسلام کے مطابق تھا۔ اس کی مخالفت مسلمانوں کو زیبا نہیں کیونکہ جس شخص نے پانچویں منزل سے (نعوذباللہ) قرآن پاک پھینک دیا ایسے شخص کے لئے مسلمانوں کے سینے میں گوشت کے بجائے پتھر کا

دل ہونا چاہئے جس آدمی نے لوگوں کو ظلماً" قتل کروایا' ہزاروں بے گناہوں کو نظر بند کروایا' کیا وہ ہمارے نزدیک معافی کے قابل تھا؟

طالبان کو دیہاتی اور بدو کے لقب سے سرفراز کرنا کوئی تعجب خیز امر نہیں کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھی روم و فارس والے دیہاتی اور بدو سمجھتے تھے' لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ یہی لوگ جو ظاہراً" کمزور تھے ساری دنیا پر چھاگئے اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے ذلیل و خوار ہوگئے۔ ایک عرصہ دراز سے فلسطین کے اندر اسرائیلی ظلم و ستم جاری ہے اور اس کو کئی مرتبہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے ذریعے حل کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں' لیکن جب اس سلسلہ میں حال ہی میں ایک قرارداد پیش کی گئی تو تمام ممالک نے فلسطین کے حق میں ووٹ دیا' لیکن ایک دہشت گرد ملک نے امن کا لبادہ اوڑھ کر اس کو ویٹو کردیا' یہ دہشت گردی نہیں؟ دہشت گردی کی حمایت بھی دہشت گردی ہے آیا مغربی میڈیا اسرائیل اور امریکہ کے خلاف کیوں ظلم و بربریت کی حقیقی کہانیاں نشر نہیں کرتا۔ افغانستان کے اندر ایک میوزیم تھا' جس کے اندر انتہائی فحش تصاویر اور بتوں کے مجسمے موجود تھے' طالبان نے اس کو تباہ کردیا کیونکہ وہ اس پیغمبرؑ کے ماننے والے ہیں جو بتوں کو توڑنے کے لئے بھیجے گئے تھے نہ کہ ان بتوں کے توڑنے پر آنسو بہانے کے لئے۔ جن روشن خیال مہذب شہریوں کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے ان کی روشن خیالی یہی تھی کہ وہ اسلامی قانون کے خلاف تھے ان کا اسلامی قانون کے خلاف ہونا اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب سویت فوجیں وہاں داخل ہوئیں تو ان روشن خیال شہریوں نے ان کا خوشی سے استقبال کیا اور اپنے مذہبی تشخص کو مٹاکر مغربی کلچر جس کو "روشن خیالی" سمجھا جاتا ہے اپنا لیا لیکن اسلام کا سورج جب طلوع ہوا اور باطل' ستاروں کی مانند بھاگنے لگا تو وہ روشن خیال شہری بھی جن کا ذکر فخر سے کیا گیا ہے ملک چھوڑ کر بھاگنے لگے کیا ان کو اسلام اور اس کا قانون اس قدر ناپسند تھا کہ دوسروں کو اس کی تلقین کرنے کے بجائے خود ملک چھوڑ کر جانے لگے' یہی ان کی اسلام سے محبت تھی؟ یہی ان کی حب الوطنی تھی؟

جمعہ کی نماز کے لئے لوگوں کو زبردستی لے جانا کوئی تعجب خیز امر نہیں کیونکہ اسلام میں تو دس سال کے بچے کو بھی نماز نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم ہے تو کیا جو لوگ عاقل و بالغ ہیں ان کو زبردستی نماز کے لئے لے جانا ظلم ہے؟ اگر اس کو ظلم کہتے ہیں جیسا کہ اس مضمون میں کہا بھی گیا ہے تو یہ زبان حال سے اسلامی قانون کو ظالمانہ قانون کہنے کے مترادف ہے۔ آج "طالبان" کی حکومت میں کھلے بازار کے اندر ایک عورت بھی بے پردہ نظر نہیں آتی جبکہ ربانی اور حکمتیار وغیرہ کے دور حکومت میں عورتیں عریانہ لباس پہنتی تھیں کیا' یہی روشن خیالی ہے؟ اگر عورتوں کو ٹخنے سے اوپر شلوار کرنے پر مارا گیا تو کیا جرم؟ تمام ممالک کے اندر ان کے باطل قانون کی پاس داری ضروری ہے اگر اس کی خلاف ورزی کی جائے تو باطل قومیں سخت سے سخت سزا دیتی ہیں تو جب اسلام کہہ رہا ہے کہ "برائیوں کو روکو قوت ہو تو ہاتھ سے روکو" صرف اس روکنے پر ظلم و بربریت کی جھوٹی کہانیاں نشر کی جارہی ہیں۔ اگر اسلامی قانون کی خلاف ورزی ظلم ہے تو تمام دنیا کے اندر قانون کی خلاف ورزی پر سزا بھی ظلم ہونی چاہئے بات صرف اتنی ہے کہ "جس تھالی میں کھارہے ہیں اس ہی میں سوراخ کررہے ہیں" اور جس شاخ پر بیٹھے ہیں اس ہی کو کاٹ رہے ہیں۔ آج پوری دنیا کے اندر مسلمان رسوا ہورہے ہیں اور سب سے زیادہ مظلوم قوم مسلمان ہی ہے لیکن اس وقت کی نام نہاد انصاف پہنچانے والی تنظیم یو این او (اقوام متحدہ) میں جب بھی مسلمانوں کے حقوق کے لئے آواز اٹھائی گئی تو اس آواز کو دہشت گردی کے کارڈ (ویٹو) کے ذریعے دبادیا گیا۔

آج حقیقت یہی ہے کہ مسلمان صرف اس لئے رسوا ہیں کہ جب کوئی اچھا کام شروع ہوتا ہے تو آج کا مسلمان جو مغربی تہذیب سے بہت متاثر ہے اپنے اسلام کی خود مخالفت شروع کردیتا ہے جو شخص آج اپنے ۶ فٹ کے بدن پر اسلام نافذ کرنے پر تیار نہیں تو کیا وہ کسی ملک میں اسلام نافذ ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔ آخر میں' میں تمام مسلمانوں خصوصاً" اہل پاکستان پر یہ ظاہر کروں گا طالبان خالص متقی' پرہیزگار' اللہ کے سپاہی' امن قائم کرنے والے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے جانشین ہیں' خود بی بی سی کے مشہور نامہ نگار اور مبصر رحیم اللہ یوسف زئی نے اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ "میں نے وہاں بے مثال امن دیکھا اور یہ کہ وہاں سوائے میرے تمام لوگ متشرع تھے جس کی وجہ سے مجھ کو بارہا تکلیف اٹھانی پڑی۔" نیز بعض اخبار کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ پہلے کے مقابلے میں اب وہاں کی معیشت بہت بہتر ہوگئی ہے اور فصلیں لہلہارہی ہیں۔ اب طالبان کا مکمل افغانستان پر قبضہ ہوچکا ہے سوائے چند ایک صوبوں کے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی طالبان کو مکمل فتح عنایت فرمائے اور ان کے مخالفین کو راہ راست پر لاکر طالبان سے ملادے اور اگر ان کی قسمت میں گمراہی لکھی ہوئی ہے تو ان کو چن چن کر ہلاک کردے اور طالبان کو فتح یاب کردے۔ (آمین)

خواجہ عطاءالمومن خان گڑھ (مظفر گڑھ)

خبروں کے جہان

یہ جہان دنیا ہو یا جہان آخرت ہو' دونوں کو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لئے خبروں کے جہان کہیں تو یہ بات ہرگز بے جانہ ہوگی۔

اس جہان دنیا میں رہ کر تقریباً ہم سب ہی لوگ اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں' اخبارات کی شہ سرخیوں اور خبروں پر نظر دوڑاتے ہیں' تو معلوم ہوتا ہے کہ اخبارات میں آئے دن عجیب و غریب حالات و واقعات درج ہوتے ہیں مثلاً روزمرہ کے ہونے والے سانحات زندگی ہونے والی بد معاشیاں' ڈکیتیاں' چوریاں حتیٰ کہ معصوم بچیوں اور عورتوں سے زبردستی زناکاریاں نیز بے دریغ اور بے دردی سے کئے جانے والی انسانی جانوں کے قتال غرضیکہ انسان سے سرزد ہونے والے اچھے برے اعمال' افعال' اقوال اور سبھی رپورٹیں خبریں لکھی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ المختصر اس جہان دنیا کے اخباری رپورٹر ملک کے کونے کونے سے بسنے والے انسانوں کے اعضاء و جوارح سے رونما ہونے والے حیران کن نیک و بد اعمال افعال ضبط تحریر میں لاکر منظر عام پر لاتے ہیں۔

اس جہان آخرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ کراماً کاتبین فرشتے جو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ جو بہت بڑے لکھاری ہیں' ہمارا ہر بولا جانے والا لفظ اور ہر عمل لکھ رہے ہیں اور ہمارے نیک و بد اعمال کا صحیفہ زندگی تیار کر رہے ہیں۔ یوم آخرت کتاب کی صورت میں یہ نامہ اعمال ہمیں مطالعہ کرنے کے لئے پڑھنے کے لئے دیا جائے گا۔ شاعر کہتا ہے۔

مقرر ہیں تم پر رسولان حق
وما تسترون لھم یکتبون

اس کے علاوہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "یہ زمین آخرت کے دن اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرے گی۔" حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زمین ہر بندے اور بندی کے متعلق گواہی دے گی کہ اس نے سطح زمین پر کیا کچھ کیا۔ پھر حضور پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو ہدایت فرمائی کہ زمین سے اپنی حفاظت کیا کرو' یہ تمہاری ماں ہے' کوئی شخص اس کی سطح پر جو بھی کام کرے گا' یہ اس کی اطلاع دے گی۔" (ترمذی' نسائی)

از گفتن و شنیدن واز کردہ ہائے بد
در موقف محاسبہ یک یک عیاں شود

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان کو اپنی غفلت سے فوراً چونک پڑنا چاہئے اور نیک اعمال کرنے کا سلسلہ بڑھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دانا انسان وہ ہے جو ایسے اعمال کرے جو آخرت میں اس کے کام آئیں اور بے وقوف وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے' اتباع کرے اور پھر اپنی بخشش کی امید تمنا اللہ پر لگائے رکھے' یعنی مرضی آئے تو نماز پڑھے' اچھے کام کرے' اگر نفس نہ چاہے' تو یہ نیک اعمال نہ کرے۔"

اپنی طبیعت کو شریعت پر غالب کرے۔ شاعر کہتا ہے۔

لیں گے خدائے عشق سے اجر بلا عمل
رندوں کو کب دماغ صیام و نماز کا

اور شاعر کی زبانی سنئے۔

سراپا تکبر مجسم غرور
ولا یسجدون ولا یرکعون

ایک اور شعر کا انداز سخن ملاحظہ فرمایئے۔

کس منہ سے وہ آسائش عقبیٰ کا ہے طالب
دنیا میں جو اس کے لئے کوشاں نہیں ہوتا
ہیں سامنے جس کے رہ منزل کے تقاضے
عاجز وہ بھی بے سروسامان نہیں ہوتا

عارف ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی" وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ:

"نہیں مرتا کوئی بندہ یہاں تک کہ مرنے سے پہلے کراماً کاتبین کو دیکھ لیتا ہے' پس اگر اس شخص نے کراماً کاتبین کے ساتھ نیکی سے زندگی بسر کی تھی' تو اس وقت فرشتے یہ کہتے ہیں جزاک اللہ' اللہ تجھ کو جزائے خیر دے' تو بڑا اچھا ساتھی تھا' کتنی ہی مرتبہ تو نے ہم کو خیر کی مجلسوں میں اپنے ساتھ شریک رکھا اور کتنی بار تیری مخلصانہ عبادت کے وقت ہم تجھ سے پاکیزہ خوشبوئیں سونگھی ہیں۔ اگر اس شخص نے کراماً کاتبین کے ساتھ برائی کے ساتھ زندگی بسر کی تھی تو فرشتے اس وقت یہ کہتے ہیں خدا تجھ کو جزائے خیر نہ دے' کتنی بار تیری وجہ سے گناہوں کی مجلسوں میں ہم کو تیرے ساتھ شریک ہونا پڑا اور کتنی بار تجھ میں بدبوئیں سونگھنی پڑیں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمال صالحہ کے ساتھ زندہ رکھے اور ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر ہو۔ (آمین)

صلہ رحمی باہمی تعلق و محبت اور ادائے حقوق کی اہمیت وفضیلت

مولانا حکیم سید عبدالحیؒ
سابق ناظم ندوۃ العلماء......انڈیا

اس زمانہ میں سب سے بڑا عیب جو ہم مسلمانوں میں پیدا ہوگیا ہے وہ یہ ہے کہ نیکی کرنے کا خیال دلوں سے اٹھ گیا ہے' ہمارا کوئی کام خود غرضی سے خالی نہیں ہوتا' طمع و حرص کی ترغیبوں نے ہم کو مغلوب کردیا ہے' جھگڑوں کا طوفان موجزن ہے' بھائیوں کی رسوائی پر خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ تنگ دستی نے حواس کو ایسا مختل کردیا ہے کہ نہ اپنی ہستی جچتی ہے' نہ دوسروں کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے' ہمارے سارے حرکات و سکنات پر خود غرضی فرمانروا ہے' قوم کو' ملک کو وضع کو' غرض جو کچھ ہم کو مل سکے اس کو اپنی غرض پر قربان کرنے کو ہر وقت ہم آمادہ رہتے ہیں۔

ہمارے بزرگوں کی حالت ایسی نہ تھی' ان کے اخلاق ایسے پاکیزہ تھے جن کی مثال دیکھنے کو اب آنکھیں ترستی ہیں' اخلاق' محبت' مروت' دوستی کا برتاؤ' دوستی کا پاس' دلی نیکی' فیاضی متانت چھوٹوں کے ساتھ الفت بڑوں کا ادب غریبوں کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت' سب ان میں جمع تھے' پہلے جن دو شخصوں میں دوستی ہوجاتی تھی تو اس کا نباہ ان کی ذات تک' ختم نہیں ہوجاتا بلکہ ان کی اولاد اور اعزہ تک پہنچتا تھا۔ ایک دوست کا بیٹا اپنے باپ کے دوست کو چچا کہتا تھا' اس کے بیٹے کو بھائی خیال کرتا ۔ اسی طرح ان کے گھر کی بیویوں میں باہم ارتباط پیدا ہوجاتا تھا۔ اور کئی پشتوں تک اس کا سلسلہ قائم رہتا۔

اس زمانہ میں یہ سب باتیں موقوف ہوگئی ہیں۔ اخلاق باقی نہیں رہا' محبت دلوں سے کافور ہوگئی۔ مروت کرنا' بیوقوفی میں داخل ہے' دوستی اور دوستی کا پاس اگلے لوگوں کی سادہ لوحی سمجھی جاتی ہے' نہ چھوٹوں کو بڑوں کا ادب رہ گیا ہے' نہ بڑوں کو چھوٹوں کی الفت رہ گئی ہے' غریبوں کے ساتھ ہمدردی کی جگہ قومی ہمدردی نے لی ہے مگر یہ بے معنی لفظ صرف زبانوں پر ہے دل میں اس کا اثر کچھ بھی نہیں۔

دوستی کے رشتہ کے لحاظ سے عزیزداری کے برتاؤ کی اب خواہش نہ کرو' یہ دیکھو کہ اب عزیزوں میں بھی عزیزداری باقی ہے یا نہیں' ماں باپ کو اپنی اولاد سے اور اولاد کو اپنے ماں باپ سے اب اسی وقت تک پاسداری رہتی' جب تک کہ کوئی معاملہ نہیں پڑتا۔ غیروں کے ساتھ بھولے سے اگر نیکی ہوجائے تو ممکن ہے' مگر عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ غیروں سے کسی وقت ہنسنا بولنا جائز ہے' مگر عزیزوں سے کھل کر ملنے میں کسر شان ہے' غیروں سے کھنچنا بداخلاقی ہے۔ مگر عزیزوں سے کھل کر ملنا ترش روئی کرنا خودداری میں داخل ہے۔ یہاں تک کہ بعض موقعوں پر اپنے خاص عزیزوں سے رشتہ ظاہر کرنے میں ہم کو تامل ہے بات بات پر لڑنا ہمارا شیوہ ہوگیا ہے ذرا ذراسی بات پر عزیزوں سے بگاڑ لیا جاتا ہے' رشتے ناطے توڑ دیئے جاتے ہیں' قصہ مختصر ہماری اخلاقی حالت ایسی پست اور ردی ہوگئی ہے جس نے ہمارے دل' دماغ کو عبادات و معاملات کو' سبھی چیزوں کو راہ راست سے منحرف کردیا ہے اور ہماری وہ حالت ہوگئی ہے جو رسالت کے چمکنے سے پہلے عرب کی حالت تھی۔

اس خیال سے کہ شاید ہمارے دوستوں کو اس بات کی خبر نہ ہو کہ اسلام میں صلہ رحم کی کس قدر تاکید فرمائی گئی ہے اور قطع رحم سے کتنا ڈرایا گیا ہے' قرآن و حدیث کے ارشادات کا میں ایک مجموعہ پیش کرتا ہوں' مقصد یہ ہے کہ اہل اسلام کو عموماً" اور میرے خاندان کے بزرگوں اور عزیزوں کو خصوصاً" اس سے فائدہ پہنچے' اگر ایک گھرانے میں بھی اس سے نفع اٹھایا گیا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنی محنت کا صلہ پایا۔ **وان ارید الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب**

صلہ رحم کے فوائد :

بعض فائدے خود ہم کو محسوس ہوتے ہیں' اور کچھ فائدے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے معلوم ہوتے ہیں' میں اس مقام پر صلہ رحم کے انہیں فائدوں کا ذکر کروں گا جو مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہیں جو فائدے خود ہم کو محسوس ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے کی حاجت نہیں' جو لوگ عقلمند ہیں وہ مجھ سے زیادہ ان فائدوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

ہمارے حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ :

- صلہ رحم سے محبت بڑھتی ہے۔
- مال بڑھتا ہے۔
- عمر بڑھتی ہے
- رزق میں کشائش ہوتی ہے۔
- آدمی بری موت نہیں مرتا۔
- اس کی مصیبتیں اور آفتیں ٹلتی رہتی ہیں۔

○ ملک کی آبادی اور سرسبزی بڑھتی ہے۔

○ گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

○ نیکیاں قبول کی جاتی ہیں۔

○ جنت میں جانے کا استحقاق حاصل ہوتا ہے۔

○ صلہ رحم کرنے والے سے خدا اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔

○ جس قوم میں صلہ رحم کرنے والے ہوتے ہیں اس قوم کی قوم پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

احادیث صحیحہ سے اس کا ثبوت لو :

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے نسبوں کو سیکھو' تاکہ اپنے رشتہ داروں کو پہچان کر ان سے صلہ رحم کر سکو' فرمایا کہ صلہ رحم کرنے سے محبت بڑھتی ہے مال بڑھتا ہے اور موت کا وقت پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (ترمذی)

○ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں کشائش ہو اور اس کی عمر بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرے۔ (بخاری و مسلم)

○ جو چاہتا ہے کہ اس کی عمر بڑھے اور اس کے رزق میں کشائش ہو اور وہ بری موت نہ مرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ خدا سے ڈرتا رہے اور اپنے رشتے ناطے والوں سے سلوک کرتا رہے۔ (ترغیب و ترہیب)

○ جو شخص صدقہ دیتا رہتا ہے اور اپنے رشتے ناطے والوں سے سلوک کرتا رہتا ہے اس کی عمر کو خدا دراز کرتا ہے' اس کو بری طرح مرنے سے بچاتا ہے اور اس کی مصیبتوں اور آفتوں کو دور کرتا رہتا ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

○ رحم خدا کی رحمت کی ایک شاخ ہے اس سے خدا نے فرمادیا ہے کہ جو تجھ سے رشتہ جوڑے گا اس سے میں بھی رشتہ ملاؤں گا اور تیرے رشتہ کو توڑ دے گا۔ اس کے رشتہ کو میں بھی توڑ دوں گا۔ (بخاری)

○ فرمایا کہ اللہ کی رحمت' اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں ایسا شخص موجود ہو جو اپنے رشتہ ناطوں کو توڑتا ہو۔ (شعب الایمان' بیہقی)

○ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر کوئی گناہ اس کا مستوجب نہیں کہ اس کی سزا دنیا ہی میں فوراً دی جائے اور آخرت میں بھی ان پر عذاب ہو۔ (ترمذی و ابوداؤد)

○ فرمایا کہ جنت میں وہ شخص گھسنے نہ پائے گا جو اپنے رشتے ناطوں کو توڑتا ہوں۔ (بخاری)

○ ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لئے جارہے تھے' راستہ میں ایک اعرابی نے آکر آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑلی اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی بات بتایئے جس سے جنت ملے اور دوزخ سے نجات ہو' آپ نے فرمایا کہ تو ایک خدا کی عبادت کر اور اس کے ساتھ (کسی کو) شریک مت کر' نماز پڑھ' زکوۃ دے' اور اپنے رشتے ناطے والوں کے ساتھ سلوک کرتا رہ جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اگر میرے حکم کی تعمیل کرے گا تو اس کو جنت ملے گی۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قوم سے ملک کو آباد فرماتا ہے اور اس کو دولتمند کرتا ہے اور کبھی دشمنی کی نظر سے ان کو نہیں دیکھتا' صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس قوم پر اتنی مہربانی کیوں ہوتی ہے؟ فرمایا رشتے ناطے والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے ان کو مرتبہ ملتا ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

○ فرمایا کہ جو شخص نرم مزاج ہوتا ہے اس کو دنیا و آخرت کی خوبیاں ملتی ہیں اور اپنے رشتے ناطے والوں سے سلوک کرنے اور پڑوسیوں سے میل جول رکھنے اور عام طور پر لوگوں سے خوش خلقی برتنے سے ملک سرسبز اور آباد ہوتے ہیں اور ایسا کرنے والوں کی عمریں بڑھتی ہیں۔ (ترغیب و ترہیب)

○ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے ایک بڑا گناہ ہوگیا ہے میری توبہ کیوں کر قبول ہو سکتی ہے۔ آپ نے پوچھا کہ تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں' فرمایا کہ خالہ؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ تو اس کے ساتھ حسن سلوک کر۔ (ترغیب و ترہیب)

○ ایک بار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع میں یہ فرمایا کہ جو رشتہ داری کا پاس ولحاظ نہ کرتا ہو' وہ ہمارے پاس نہ بیٹھے' یہ سن کر ایک شخص اس مجمع سے اٹھا اور اپنی خالہ کے گھر گیا جس سے کچھ بگاڑ تھا وہاں جاکر اس نے اپنی خالہ سے معذرت کی اور قصور معاف کرایا اور پھر آکر دربار نبوت میں شریک ہوگیا' جب وہ واپس آگیا تو سرکار دو عالمؐ نے فرمایا کہ اس قوم پر خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں ایسا شخص موجود ہو جو اپنے رشتہ داروں سے بگاڑ رکھتا ہو۔ (ترغیب و ترہیب)

فرمایا کہ ہر جمعہ کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادتیں خدا کی درگاہ میں پیش ہوتی ہیں جو شخص اپنے رشتہ داروں سے بدسلوکی کرتا ہے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ (ترغیب و ترہیب)

ذوی القربیٰ کا مرتبہ اور درجہ :

خدا اور رسولؐ کے بعد ماں باپ کا سب سے زیادہ حق ہے' ان کے بعد ذوی القربیٰ کا قرآن مجید میں جابجا اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ تمام آیتوں کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں' صرف ایک دو آیتوں کو میں بیان کرتا ہوں' فرمایا :

واعبدو اللہ ولا تشرکو بہ شیئا" وبالوالدین احسانا وبذی القربی....الخ

(ترجمہ) خدا کی بندگی کرو اور کسی کو (اس کی الوہیت اور استحقاق عبادت میں) شریک نہ سمجھو' اور اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنے قرابت داروں کے ساتھ.......

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے حقداروں کا ذکر فرمایا ہے مگر سب سے مقدم و مرجح انہیں کو رکھا ہے جن کو ذکر کیا گیا ہے' سورہ بنی اسرائیل میں بھی پہلے اپنی عبادت کا ذکر فرمایا' پھر ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی ہے' اس کے بعد فرمایا ہے :

وات ذالقربی حقہ

(ترجمہ) قرابت داروں کے حقوق ادا کرو

ان دونوں آیتوں سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ سب سے پہلے خدا کا حق ہے' پھر ماں باپ کا پھر ذوی القربیٰ کا گویا حقوق کے لحاظ سے ذوی القربیٰ کا تیسرا درجہ ہے۔

حدیثوں سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے اطمینان کی غرض سے میں کچھ حدیثیں بیان کرتا ہوں' روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کو سب سے پہلے کس کے ساتھ احسان کرنا چاہئے آپؐ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اپنی ماں پر' اس نے پھر یہی پوچھا' اور آپؐ نے پھر یہی جواب دیا چوتھی بار آپؐ نے فرمایا کہ باپ پر' اس نے کہا پھر' آپؐ نے فرمایا **الاقرب فالاقرب** جو سب سے زیادہ رشتہ میں تم سے قریب ہو۔ (ترمذی)

○ ابوطلحہ انصاریؓ کا ایک باغ تھا بیرحا مسجد کے بالکل آمنے سامنے' اس باغ کا پانی نہایت شیریں تھا' ہمارے حضرت کبھی کبھی اس میں تشریف لے جاتے اور وہاں کا پانی نوش فرماتے' جب یہ حکم ہوا کہ جو چیز آدمی کو اچھی لگتی ہو اس میں سے وہ خیرات کرے تو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اپنے مال میں سب سے زیادہ باغ مجھ کو اچھا لگتا ہے' میں اسی کو خیرات کرتا ہوں' آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو لگادیں' آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا کہ یہ مال بہت فائدہ مند ہے' میں تمہارا مطلب سمجھا' مگر اس کو اپنے قرابت داروں کو دے دو' ابوطلحہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ کی جو مرضی ہو۔ مجھے اس میں کچھ عذر نہیں۔ آپؐ نے اس باغ کو ان کے رشتے ناطے والوں اور چچیرے بھائی بہنوں پر تقسیم فرمادیا۔ (بخاری و مسلم)

○ بی بی میمونہؓ نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی اور اس کو نوبت نہیں آئی کہ حضرتؐ سے اس کا ذکر کرتیں' جب ان کی باری کا دن آیا اور حضرت محمدؐ نے ان کے گھر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا' تو بی بی میمونہؓ کو لونڈی کا آزاد کرنا یاد آیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے اپنی لونڈی آزاد کردی۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا آزاد کر چکیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تم اسے اپنے ننھیال والوں کو دیتیں تو زیادہ ثواب ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

○ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خیرات کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اور کچھ نہ ہو تو زیور ہی کو خیرات کریں' زینبؓ نے یہ حکم سن کر اپنے خاوند عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ تم جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر کچھ حرج نہ ہو تو جو کچھ مجھے خیرات کرنا ہے وہ میں تمہیں کو دے دوں' تم بھی تو محتاج ہو' عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ خود تمہیں جاکر پوچھو' یہ مسجد نبویؐ کے دروازہ پر حاضر ہوئیں وہاں دیکھا تو ایک بی بی اور کھڑی تھیں اور وہ بھی اسی ضرورت سے آئی تھیں' ہیبت کے مارے ان دونوں کو جرات نہ پڑتی تھی کہ اندر جاکر خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں۔ بلالؓ نکلے تو ان دونوں نے کہا کہ حضرت محمدؐ سے جاکر کہو کہ دو عورتیں کھڑی پوچھتی ہیں کہ ہم لوگ اپنے خاوند پر' اور یتیم بچوں پر جو ہماری گود میں ہوں صدقہ کرسکتے ہیں یا نہیں؟ بلالؓ سے چلتے چلتے یہ بھی کہہ دیا کہ تم یہ نہ کہنا کہ ہم کون ہیں۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون پوچھتا ہے؟ بلالؓ نے کہا کہ ایک قبیلہ' انصار کی بی بی ہیں اور ایک زینبؓ! آپؐ نے فرمایا کہ کون زینبؓ؟ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی! آپ نے فرمایا کہہ دو کہ ان کو دوہرا ثواب ملے گا۔ قرابت کی پاسداری کا علیحدہ اور صدقہ کرنے کا علیحدہ۔ (بخاری و مسلم)

قربان جایئے ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے ہم کو وہ باتیں سکھائی ہیں جن سے ہماری دنیا بھی بنتی ہے اور دین بھی سنورتا ہے۔ **بابی وامی یارسول اللہ**

دل و جانم فدایت یا محمدؐ
سر من خاک پایت یا محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ وسلم ○

○

بقیہ : خود کاشتہ پودا

انگریز کے خود کاشتہ پودے (مرزا) کی تخم ریزی سے اگے ہوئے تمام پودوں (قادیانیوں) کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں گے اور تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جان تک کا نذرانہ پیش کر کے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کے شہیدوں کے خون سے وفاداری کا ثبوت دیں گے اور اسوۂ صدیقؓ پر ہمیشہ عمل پیرا ہوں گے۔

تیغ بران بہر ہر زندیق باش
اے مسلمان! پیرو صدیقؓ باش

اخبار ختم نبوت

صاحبزادہ حافظ محمد عابد کے سانحہ ارتحال پر دفتر ختم نبوت کراچی میں تعزیتی اجلاس کا انعقاد

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کے رکن، حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کے مخدوم زادے اور شب و روز کے ہمسفر اور تمام مبلغین ختم نبوت کے مونس و غمخوار جناب صاحبزادہ حافظ محمد عابد کے سانحہ ارتحال پر دفتر ختم نبوت کراچی میں ایک تعزیتی اجلاس حضرت اقدس نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد اشرف گھوکھر، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مفتی منیر احمد اخون، مولانا عبداللطیف طاہر، حافظ عتیق الرحمٰن، مولانا نعیم امجد سلیمی، محمد انور رانا، حاجی اطہر عظیم، جمال عبدالناصر شاہد، قاری محمد ریاض، ریاض الحق، محمد اسامہ، کمال شاہ، رانا عبدالستار، محمد تنویر اور دیگر دفتر کے عملہ نے شرکت کی۔ صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب مرحوم کی دینی خدمات، تقویٰ و للٰہیت دینی امور میں ثابت قدمی اور حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے ساتھ اصلاحی اسفار میں تا زیست ہمراہی و ہمنشینی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ایک مشترکہ تعزیتی بیان میں حضرت والا خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ اور تمام پسماندگان سے تعزیت کی گئی اور صاحبزادہ حافظ محمد عابد مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور بلندی درجات کی دعا کی گئی اور مختلف شہروں سے موصول ہونے والے مراسلات اور تعزیتی بیانات میں تمام اراکین ختم نبوت نے حضرت امیر مرکزیہ سے تعزیت کا اظہار کیا ہے کہ ہم سب حضرت والا اور تمام پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ رب العزت صاحبزادہ حافظ محمد عابد مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

بلندی درجات کی دعا

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) خانقاہ سراجیہ (کندیاں) کے سابق مدرس حضرت مولانا حافظ عبدالغفور صاحب ۱۲/ جنوری ۱۹۹۹ء ۲۳ رمضان المبارک کو بروز منگل چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں ریل کے سفر میں انتقال کر گئے ہیں، مرحوم جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ حدیث حضرت مولانا منظور احمد صاحب کے چچا تھے۔ تمام قارئین سے بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

مسیحی خان کا قبول اسلام

سیالکوٹ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ روز نذیر مسیحی نے اپنے پورے خاندان کے ساتھ اسلام قبول کر لیا یہ مقدس فریضہ انہوں نے مسجد گلزار مدینہ کے امام سید اعجاز حسین شاہ المعروف میر صاحب کے ہاتھ پر ادا کیا اسلام قبول کرنے والے گیارہ افراد کے پرانے نام بدل کر نئے مسلمانوں والے نام رکھ دیے گئے ہیں، اسلام قبول کرنے والوں کے نام: نذیر مسیح سے محمد نذیر، اشرف مسیح سے محمد اشرف، اسلم مسیح سے محمد اسلم، امین مسیح سے محمد امین اور محمد اسلم کی بیوی کا نیا نام امتیاز بیگم زوجہ محمد اسلم اور امین کی بیوی کا نام مقصوداں بی بی زوجہ محمد امین اور محمد اسلم کے بچوں کے نئے نام: محمد اکرم، محمد ارشد اور لال دین، بلاول حسین اور بچی کا نام یاسمین اسلم رکھ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو ثابت قدمی کے ساتھ تمام زندگی دین سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ربوہ کا نیا نام "چناب نگر" رکھنے پر علماء کا اظہار تشکر

"نواں قادیان" قادیانیوں کو خوش کرنے کی کوشش تھی

شناختی کارڈ میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت لکھا جانا چاہئے

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مفتی منیر اخون، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا نعیم امجد سلیمی، مولانا طیب لدھیانوی، محمد انور رانا نے اپنے ایک بیان میں ربوہ کا نیا نام "نواں قادیان" کے بجائے "چناب نگر" رکھنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ "نواں قادیان" قادیانیوں کو خوش کرنے کی کوشش تھی، جس کا مسلمانوں کی طرف سے شدید احتجاج اور ردعمل پر نام تبدیل کیا جانا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مسلمان آج بھی ہر مکتبہ فکر سے آزاد ہو کر قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف متحد ہیں۔ انہوں نے اس فیصلہ میں شریک ہونے والے تمام ذمہ داروں اور حکومتی اہلکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس فیصلہ کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے اور پاکستان سمیت بیرون ملک بھی قادیانیوں کی ارتدادی اور ملک دشمن سرگرمیوں پر کنٹرول آسان ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت لکھا جائے تاکہ ان کا مسلمانوں کے ساتھ امتیاز ہو سکے۔

فقر تنگی اور معاش کا علاج

○ مواہب لدنیہ میں روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ عرض کیا کہ حضور ﷺ دنیا میری طرف سے پیٹھ پھیر کر چلی گئی حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ملائکہ کی تسبیح پڑھا کرو" عرض کیا حضور ﷺ ملائکہ کی تسبیح کیا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کہ صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ پڑھا کرو" یہ سن کر وہ شخص چلا گیا اور چند روز کے بعد آیا اور عرض کیا کہ حضور خدا نے مجھے اتنا عطا کیا ہے کہ میرے گھر میں رکھنے کی جگہ نہ رہی۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

عبدالحلیم اختر اچھڑیاں تحصیل و ضلع مانسہرہ

دجالِ قادیان فرنگ کا اسیر تھا
دعویٰ کیا نبی ہوں بڑا بے ضمیر تھا
طاہر نے بھاگم بھاگ جالندن میں لی پناہ
"پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا"

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

اقبال عظیم

وہ لوحِ جبیں ہے یقیناً مکرم جھکی ہو کبھی جو حدودِ حرم میں

مدینے کے سارے مکیں محترم ہیں' مدینے کا ایک ایک گھر محترم ہے
کفِ پائے آقاؐ کی خوشبو ہے ان میں' مدینے کی ہر رہ گزر محترم ہے

وہ نگری ہے اس شاہِ کون و مکاں کی' فقیری کو جس نے امیری عطا کی
امیروں کبیروں پہ کیا منحصر ہے' مدینے کا دریوزہ گر محترم ہے

وہ لوحِ جبیں ہے یقیناً مکرم' جھکی ہو کبھی جو حدودِ حرم میں
میسر ہوئی ہو جسے دیدِ طیبہ' خدا کی قسم وہ نظر محترم ہے

اترتی ہے جو نورِ خضرا میں ڈھل کر مدینے کی وہ شب سراپا تقدس
جو ہوتی ہے پیدا اذانِ سحر سے وہ طیبہ کی ٹھنڈی سحر محترم ہے

جو آتا ہو اس کو وضو کا سلیقہ' ندامت میں ڈوبے ہوئے آنسوؤں سے
تو سائل کا حرفِ دعا محترم ہے' دعا تو دعا چشمِ تر محترم ہے

وہ ارضِ مقدس فلک مرتبہ ہے' وہ خاکِ قدم اب بھی خاکِ شفا ہے
مسافر کے رتبے کو کیا پوچھتے ہو' مدینے کی گردِ سفر محترم ہے

جہاں میرے آقاؐ نے ڈالا تھا ڈیرا' دیارِ حرم سے مدینے پہنچ کر
اسے اپنے ہونٹوں سے چوما ہے میں نے' وہ چھوٹا سا گھر کس قدر محترم ہے

تم اقبال قسمت کے کتنے دھنی ہو کہ آنکھوں کے احسان سے بھی بری ہو
تم اس شہرِ نور الہدیٰ میں کھڑے ہو جہاں زائرِ بے بصر محترم ہے

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	قیمت
۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اخترؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۶	گفٹ فار قادیانیت (انگلش)	〃 〃 〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃 〃 〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	۱۲۰
۱۰	〃 〃 جلد دوئم	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ	〃 〃 〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائیبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیحؑ	〃 〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گورداسپوریؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھریؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃 〃 〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃 〃 〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃 〃	۱۲۰
۲۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃 〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۶۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد فتحی	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان